Epistemology: Vol.7, Issue 8 June 2020

OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
www.epistemology.pk

تکملہ فتح الملہم کا منہج واسلوب

PATTERN & STYLE OF TAKMILA FATH AL MULHIM

Dr. Zil e Huma
Assistant Professor, Lahore College for Women University
Jhang Campus, Jhang.

Abstract: The discipline of Hadith Sciences is of the richest and exclusive discipline of knowledge as its branches extend to hundred. The religious scholars have written thousands monographs concerning Hadith interpretations and explanations. Many voluminous works appeared and exist and each of them is a commendable contribution to Hadith explanations. One of the significant works on Hadith explanations is "TakmilaFath-al-Mulhim" that is the result of scholastic efforts of many years by Mufti Muhammad TaqiUsmani. This explanation of Hadith Book Muslim was originated and finished till the "Section of Marriage" but he could not extend to it to the last chapter due to his political engagements and later his demise closed the chapter. Mutfi Muhammad TaqiUsmani completed the remaining work in eighteen years and nine months. He is one of the leading Deoband Hanafi Islamic scholars living today from Pakistan. He is regarded as an expert in the fields of Hadith, Islamic jurisprudence (Fiqh), Economics and Tasawwuf. This explanation may rightly be called a library in its own because of its gigantic material on Hadith, Fiqh as well as current issues. In this way this explanation is a source of great help both of students and teachers of Hadith. The article reveals that there is methodological symmetry in elaboration and interpretation of each Hadith. In "TakmilaFath-al-Mulhim" the author has presented his novel investigations regarding meanings of words of phonetic narrations according to need, juristic differences of ancient scholars and their arguments, correct names of narrators and foremost pitfalls in this connection, clarification of ambiguities in texts of different narrations, exclusive traditions

CC BY

narrated by Muslim and many other scholastic discussions. The article has been written in analytical and critical mode.

Keywords: Takmila, Sharah, Sahih, Muslim, Pattern & Style

برصغیر میں تفسیر کے متعدد مناہج رائج اور مروج ہوئے۔ بعض مفسرین نے محدثانہ اسلوب میں قرآن حکیم کے استنباطات واستدلالات کو واضح منہج صوفیانہ / اشاری تفسیر کا بھی ہے۔

دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور تیسری صدی ہجری میں ائمہ ستہ کی مشہور زمانہ تالیفات وجود میں آ گئیں۔ احادیث کی جمع وترتیب اور تہذیب کا یہ سلسلہ چلتا رہا اور مختلف انداز سے محدثین احادیث کو ترتیب دینے کی خدمات سرانجام دیتے رہے لیکن اس میں جو تلقی بالقبول صحیحین کو حاصل ہوا اور ان کی صحت پر امت مسلمہ کا جو اجماع ہوا، یہ مقام عظیم کسی اور مجموعہ حدیث کو حاصل نہ ہو سکا۔ علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ صحیحین کی شروح میں سے ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) کی فتح الباری''بدرالدین عینی (۸۵۵ھ) کی ''عمدۃ القاری'' علامہ ابوزکریا یحیٰی بن شرف النووی (۶۷۶ھ) کی '' صحیح مسلم بشرح النووی''، علامہ شبیر احمد عثمانی (۱۳۶۹ھ) کی ''فتح الملہم'' اور جسٹس تقی عثمانی کی ''تکملہ فتح الملہم'' کو اہم اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب کی شرح ہذا دراصل شبیر احمد عثمانی کی شرح ''فتح الملہم'' کا تکملہ ہے۔ یہ صحیح مسلم کی عظیم الشان شرح ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے چودھویں صدی ہجری کے وسط میں'' صحیح مسلم'' کی شرح ''فتح الملہم'' لکھنے کا آغاز کیا۔ آپ نے یہ شرح ''کتاب النکاح'' تک تحریر فرمائی تھی کہ مسلمانوں کے لیے پاکستان کی شکل میں ایک ایسے خطہ کے حصول کی کاوشیں شروع ہو گئیں، جہاں مسلمان انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے نکل کر آزادی کی زندگی گزار سکیں۔ انگریزوں کی قوت اور ہندوؤں کی اکثریت سے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ خطہ کا حصول ایک خواب کی حیثیت رکھتا تھا۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی اس خواب کی عملی تعبیر میں سرگرم ہوئے تو تصنیف وتالیف کا کام رک گیا اور ''کتاب النکاح'' سے آگے نہ بڑھ سکا۔ یہاں تک کہ ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۴۹ء کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور ''فتح الملہم'' کا یہ کام تشنۂ تکمیل رہ گیا۔ تقریباً پچاس سال کا عرصہ اسی طرح گذر گیا، یہاں تک کہ شرح ہذا کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کو منتخب فرمایا۔ انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع کے حکم پر ۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ کو اس کام کا آغاز کیا اور تقریباً پونے انیس سال کی خاموش محنت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ۲۶ صفر ۱۴۱۵ھ کو مولانا محمد تقی عثمانی کے ہاتھوں سے ''فتح الملہم'' کی تکمیل فرما دی۔ محمد تقی عثمانی صاحب موجودہ دور کے عظیم محقق، مدبر، مفسر، محدث اور مفکر ہیں۔ موصوف کی اس شرح میں

یک جااتنا محدثانہ اور محققانہ مواد مل جاتا ہے کہ صرف اسی ایک تصنیف کو متعلقہ مباحث میں ایک کتب خانہ کے قائم مقام قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس طرح یہ تصنیف اساتذۂ حدیث اور طالبان علوم نبوت کے لیے ایک گراں قدر علمی تحفہ، مباحث، معلومات، فوائد و نکات اور نادر تحقیقات و تنقیحات کا ایسا خزانہ بن گئی ہے جو انہیں سینکڑوں کتابوں کی ورق گردانی سے محفوظ کر دیتی ہے۔ مضمون ہذا تکملہ کے منہج واسلوب سے متعلق ہے۔ اس میں مولانا تقی عثمانی صاحب کے اختیار کردہ مختلف مناہج واسالیب پیش کیے جائیں گے۔

۱۔ اسلوبِ شرح

شرح حدیث کا انداز یہ ہے کہ مصنف موصوف صفحہ کے بالائی حصہ پر احادیث کا متن درج کرتے ہیں اور حدِ فاصل قائم کرنے کے بعد حصہ زیریں پر الفاظ حدیث ''قولہ'' کے تحت واوین'''' میں لکھ کر شرح فرماتے ہیں اور بعض اوقات حصہ زیریں کے نیچے حاشیہ لگا کر حواشی میں اہم نکات کی تصریح کرتے ہیں۔

۲۔ احادیثِ مسلم کی ترقیم

مفتی تقی عثمانی صاحب نے شبیر احمد عثمانی کے منہج کی پیروی کرتے ہوئے صحیح مسلم کی ہر حدیث پر نمبر لگایا ہے تاکہ حوالہ دینے میں سہولت رہے۔ صاحبِ فتح الملہم کی شرح کی آخری حدیث (۳۴۵۳) ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب نے احادیث کی ترقیم کو یہیں سے آگے بڑھایا ہے۔ تکملہ کی پہلی حدیث (۳۴۵۴) اور آخری (۷۵۱۳) ہے۔

۳۔ تخریجِ احادیث

مولانا تقی عثمانی صاحب نے ہر حدیث کے پہلے طریق کے تحت اس حدیث کی تخریج کا التزام کیا ہے۔

تخریج کے ضمن میں کتب صحاح ستہ بالخصوص اور دیگر کتب (موطا امام مالک، مسند احمد، سنن دارمی، سنن دار قطنی، سنن بیہقی، مصنف عبدالرزاق، مستدرک حاکم اور صحیح ابن حبان وغیرہ) بالعموم مصنف موصوف کے پیشِ نظر رہی ہیں۔ احادیث کے تخریج کے سلسلہ میں تقی صاحب کے درج ذیل مناہج سامنے آئے ہیں۔

۱۔ اکثر مقامات پر صاحبِ تکملہ نے تخریج احادیث کے سلسلہ میں احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے کتاب و باب کا نام اور حدیث نمبر ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل مثال سے واضح ہو گا۔

کتاب "العلم" باب "رفع العلم وقبضه..." کی حدیثِ مبارکہ:

"حدثنی حرملة بن یحیی، أخبرنا ابن وهب، أخبرنی یونس، عن ابن شهاب، حدثنی حمید بن عبد الرحمن بن عوف، أن أبا هريرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یتقارب الزمان، و یقبض العلم، و تظهر الفتن، ویلقی الشحّ، و یکثر الهرج قالوا، وما الهرج؟ قال: القتل"۔ (۱)

کی تخریج کے تحت موصوف نے بیان کیا:

"هذا الحدیث أخرجه البخاری فی العلم، باب من أجاب الفتیا باشارة الید والرأس ۸۵، وفی الاستسقاء، باب ما قیل فی الزلازل والآیات ۱۰۳۶، وفی الزکاة، باب الصدقة قبل الرد ۱۴۱۲، وفی المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام ۳۶۰۸ و ۳۶۰۹ و فی التفسیر، سورة الأنعام، باب قل هلّم شهداء کم ۴۶۳۵ و باب لا ینفع نفسا ایمانها ۴۶۳۶، وفی الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما یکره من البخل ۶۰۳۷، وفی الرقاق، باب بعد باب قول النبی صلی الله علیه وسلم: بعثت أنا والساعة کهاتین ۶۵۰۶، وفی استتابة المرتدین، باب قول النبی صلی الله علیه وسلم: لا تقوم الساعة حتی تقتتل فئتان الخ ۶۹۳۵، وفی الفتن، باب ظهور الفتن، ۷۰۶۱، وأخرجه أبو داود فی الفتن، باب ذکر الفتن و دلائلها ۴۲۵۵، وابن ماجه فی الفتن، باب ذهاب القرآن والعلم ۴۱۰۱"۔ (۲)

۲۔ بعض احادیث کے حوالہ میں صاحبِ تکملہ نے کتاب اور باب نام سے مطلع کرنے پر اکتفا کیا ہے، بطور نمونہ مثال دیکھیے:

کتاب" الرضاع" باب "رضاعة الکبیر" کی حدیثِ مبارکہ:

"عن عائشة، قالت: جاء ت سهلة بنت سهیل الی النبی ﷺ، فقالت: یا رسول الله! انی أری فی وجه أبی حذیفة من دخول سالم، وهو حلیفه، فقال النبی ﷺ: أرضعیه، قالت: و کیف أرضعه وهو رجل کبیر؟ فتبسم رسول الله ﷺ، وقال: قد علمت أنه رجل کبیر، زاد عمرو فی حدیثه: وکان قد شهد بدرا، وفی روایة ابن أبی عمر: فضحک رسول الله ﷺ"۔ (۳)

کے تحت مفتی تقی عثمانی صاحب یوں رقمطراز ہیں:

"هذا الحدیث أخرج البخاری قطعة منه فی النکاح، باب الأکفاء فی الدین، وفی المغازی، باب شهود الملائکة بدرا، وأخرجه أیضا مالک فی الرضاع، باب ما جاء فی الرضاعة بعد الکبر،

وأبو داود، رقم ٢٠٦١ فی النکاح، باب من حرم به، والنسائی فی النکاح، باب رضاع الکبیر"۔(٤)

۳۔ بعض مقامات پر مفتی تقی عثمانی صاحب نے حوالہ دیتے ہوئے جلد نمبر اور صفحہ نمبر بھی ذکر کیا ہے اور یہ منہج زیادہ تر مسند احمد، سنن دارمی اور مستدرک حاکم وغیرہ کی احادیث کے حوالہ دیتے وقت اختیار کیا گیا ہے۔

کتاب "الرضاع" باب "استحباب نکاح ذات الدین" کی حدیثِ مبارکہ:

" عن أبی هريرة، عن النبی ﷺ، قال: "تنکح المرأة لأربع: لما لها، ولحسبها، ولجمالها، ولدينها، فاظفر بذات الدين تربت يداک"۔ (٥)

کی تخریج کرتے ہوئے موصوف نے ذکر کیا:

"أخرجه البخاری فی باب الأکفاء فی الدين، والنسائی فی باب کراهية تزويج الزناة، وأبو داود فی الباب الثانی من النکاح، وابن ماجه فی تزويج ذات الدين، وأحمد فی مسند أبی هريرة (٢:٤٢٨)"۔ (٦)

۴۔ اگر کسی حدیث کی تخریج پہلے گذر چکی ہو تو مفتی تقی عثمانی صاحب دوبارہ اس حدیث کی تخریج ذکر نہیں کرتے، بلکہ یہ تصریح فرمادیتے ہیں، کہ اس حدیث کی تخریج فلاں کتاب کے فلاں باب میں گزر چکی ہے، جیسا کہ درج ذیل مثال سے واضح ہوتا ہے:

کتاب "التوبة" باب "فی سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه" کی حدیثِ مبارکہ:

"حدثنی حميد عن أبی هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال دخلت امرأة النار فی هرّة ربطتها۔ فلا هی أطعمتها۔ ولا هی أرسلتها تأکل من خشاش الأرض۔ حتى ما تت هزلا۔ قال الزهری ذلک، لئلا يتّکل رجل، ولا ييأس رجل"۔ (٧)

کی تخریج میں موصوف نے ذکر کیا:

"قد مرّ هذا الحديث بشرحه و تخريجه فی کتاب قتل الحيّات، باب تحريم قتل الهرّة، وفی البرّ والصلة، باب تحريم تعذيب الهرّة"۔ (٨)

''اس حدیث کی شرح و تخریج کتاب قتل الحيات، باب تحريم قتل الهرة اور کتاب البر والصلة، باب تحريم تهذيب الهرّة میں گزر چکی ہے''۔

۴۔ فہارسِ تکملہ

شرح ہذا میں تین قسم کی فہارس موجود ہیں :

۱۔ فہرستِ مضامین　　۲۔ فہرستِ اعلام

۳۔ فہرستِ مباحث مستقلہ

۱۔ فہرستِ مضامین : مضامین سے متعلق فہرست تکملہ کی ہر جلد کے آخر میں موجود ہے، جس میں اس جلد سے متعلق موضوعات بیان کیے گئے ہیں۔

۲۔ فہرستِ اَعلام : شرح ہذا کی جلد ششم کے آخر میں تکملہ میں مذکورہ اَعلام کی فہرست ہے۔ یہ فہرست حروفِ تہجی کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے۔

۳۔ فہرستِ مباحث مستقلہ : تکملہ فتح الملہم کی جلد ششم کے آخر میں فہرستِ اَعلام کے بعد تکملہ کی تمام جلدوں میں مذکورہ مستقل مباحث کی فہرست موجود ہے۔ اس میں تکملہ کی جلدوں کے اعتبار سے مباحث بیان کیے گئے ہیں۔ تکملہ میں مصادر و مراجع کی فہرست کی کمی محسوس ہوتی ہے۔

۵۔ حوالہ جات دینے کے مناہج مختلفہ

تکملہ ہذا میں حوالہ جات دینے کے درج ذیل مختلف طریقے سامنے آئے ہیں۔

۱۔ قرآنی آیات بعض مقامات پر مشّکل اور بعض مقامات پر غیر مشّکل دی گئی ہیں، بعض جگہوں میں آیاتِ مبارکہ بحوالہ نقل کی گئی ہیں اور اس ضمن میں سورۃ اور آیت نمبر ذکر کیا گیا ہے، بعض اوقات حوالہ دیتے وقت صرف سورۃ کے نام پر اکتفا کیا گیا ہے، نیز بعض مقامات پر آیات بغیر حوالہ کے بھی نقل کی گئی ہیں۔ (۹)

۲۔ احادیث کے حوالہ جات میں بعض مقامات پر کتاب، باب اور حدیث نمبر (　　۱۰) اور بعض جگہوں میں کتاب کی جلد، صفحہ اور حدیث نمبر ذکر کیا گیا ہے، (　۱۱) نیز بعض اوقات صرف کتاب اور مصنف کے نام پر بھی اکتفا کیا گیا ہے۔ (۱۲)

۳۔ کتبِ تفاسیر، احادیث اور دیگر متفرق کتب سے حوالہ نقل کرتے ہوئے موصوف اکثر کتب اور مصنفین کے نام، جلد اور صفحہ نمبر ذکر کرتے ہیں، (　۱۳) بعض مقامات پر کتب کے نام اور صفحات و جلد نمبر (　۱۴) اور بعض اوقات صرف کتب کے نام پر اکتفا کرتے ہیں۔ (۱۵)

۴۔ حوالہ جات متن کے ساتھ ہی قوسین ( ) کے اندر دیئے گئے ہیں اور حواشی میں حوالہ جات دینے کا اہتمام نہیں کیا گیا۔

۶۔ حواشی میں قابلِ توضیح نکات کی وضاحت

تکملہ کے بالاستیعاب مطالعہ سے مفتی تقی عثمانی صاحب کا ایک منہج یہ سامنے آیا ہے کہ بعض مقامات پر آپ قابلِ توضیح نکات کی وضاحت حواشی میں کرتے ہیں۔

کتاب ''الرضاع'' باب ''استحباب نکاح البکر'' کی حدیثِ مبارکہ:

''عن جابر بن عبد الله، قال: كنا مع رسول الله ﷺ فی غزاة، فلما أقبلنا تعجلت على بعير لی قطوف، فلحقنی راكب خلفی، فنخس بعيری بعنزة كانت معه، فانطلق بعيری كأجود ما أنت راء من الابل، فالتفت، فاذا أنا برسول الله ﷺ، فقال: ما يعجلك يا جابر؟ فقلت: يا رسول الله! انی حديث عهد بعرس، فقال: أبكراً تزوجتها أم ثيبا؟ قال: قلت: بل ثيبا، قال: هلا جاريةً تلاعبها و تلاعبک! قال: فلما قدمنا المدينة ذهبنالندخل، فقال: أمهلوا حتى ندخل ليلا، أی عشاء، كی تمتشط الشعثة، و تستحد المغيبة، قال: وقال: اذا قدمت فالكيس الكيس''۔ (۱۶)

میں غزوہ کی تعیین میں مختلف روایات کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے بیان کیا:

''أنه وقع فی رواية الطحاوی، أن ذلک كان فی رجوعهم من طريق مكة الى المدينة، وليست طريق تبوک ملاقية لطريق مكة، بخلاف غزوه ذات الرقاع''۔ (۱۷)

''طحاوی کی روایت میں ہے کہ یہ واقعہ ان کے مکہ سے مدینہ واپسی کا تھا اور تبوک کا راستہ مکہ کے راستہ سے ملنے والا نہ تھا، غزوہ ذات الرقاع کے برخلاف''۔

بعد ازاں مولانا تقی عثمانی صاحب نے حواشی میں طحاوی کی اس روایت کی تخریج کے ضمن میں بیان کیا:

''لم أجد هذا اللفظ فيما اخرجه الطحاوی فی باب الشروط فی البيع من شرح معانی الآثار، فلعله اخرجه فی مشكله او فی كتاب له آخر، ولكنه مروی عند مسلم فی باب بيع البعير واستثناء ركوبه من طريق مغيرة عن الشعبی''۔ (۱۸)

''میں نے یہ لفظ طحاوی کی شرح معانی الآثار کے باب ''الشروط فی البیع'' میں نہیں پایا، شاید انہوں نے اس روایت کو مشکل الآثار یا کسی اور کتاب میں بیان کیا ہو اور لیکن یہ حدیث مسلم کے ہاں باب ''بیع البعیر واستثناء رکوبہ'' میں مغیرہ عن الشعبی کے طریق سے روایت کی گئی ہے''۔

۷۔ مختلف الحدیث اور تکملہ میں جمع و تطبیق کے اسالیب

مفتی تقی عثمانی صاحب نے متعارض المفہوم احادیث کے مابین مطابقت دینے کا اہتمام بھی کیا ہے۔اس ضمن میں ان کے تین اسالیب سامنے آتے ہیں۔

ا۔ بعض مقامات پر مصنف موصوف ذاتی تطبیقات بیان کرتے ہیں۔(۱۹)

۲۔ بعض اوقات صاحب تکملہ متقدمین شارحین کی تطبیقات نقل کرتے ہیں۔(۲۰)

۳۔ بعض احادیث میں تطبیق کے دوران جسٹس صاحب متقدمین شارحین کی تحقیقات درج کرنے کے بعد اس پر تبصرہ فرماتے ہیں۔(۲۱)

۸۔تراجم راویان

مفتی تقی عثمانی صاحب نے شرح ہذا میں رُواۃِ حدیث کے تراجم بیان کرنے کا بالخصوص اہتمام کیا ہے۔اس ضمن میں ان کے اسماء کے تلفظات، مکمل اسمائے گرامی، القاب، کُنیٰ اور نسبتوں کی توضیح کی ہے،(۲۲) نیز متونِ احادیث میں مذکورہ اَعلام کی سوانح حیات بھی بیان کی ہیں۔(۲۳)

۹۔رُواۃ کی جرح و تعدیل

مفتی تقی عثمانی صاحب نے رُواۃ کی جرح و تعدیل کے ضمن میں متقدمین ائمہ محدثین وماہرین اصولیین بالخصوص ابن سعد، ابن حبان، ابن معین، ابن عدی، ابو حاتم، ابو داؤد، ابو زرعہ، احمد بن حنبل، نسائی اور عجلی رحمہم اللہ کی تحقیقات پر بھروسہ کرتے ہوئے راویان کی توثیق و تضعیف کے ضمن میں ان کے اقوال نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے، (۲۴) نیز بعض مقامات پر ضمناً جرح و تعدیل کے اصول بھی زیرِ بحث لائے گئے ہیں۔(۲۵)

۱۰۔متونِ احادیث کی لغوی تحقیق

مفتی تقی عثمانی صاحب نے متونِ احادیث کے الفاظ کے تلفظات بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے،(۲۶) متعدد تلفظات کی صورت میں صحیح، مشہور، فصیح، راجح اور اولی تلفظ کی صراحت کی ہے۔(۲۷) نیز غلط تلفظ کی نشاندہی بھی کی ہے۔(۲۸) اگر تلفظ میں متعدد وجوہ کا احتمال ہو، تو تقی صاحب ان وجوہ کو بیان کرتے ہیں۔(۲۹) معرب الفاظ کی تعیین کرتے ہوئے ان کی اصل کا ذکر (۳۰) اور ضمائر کی تعیین بھی تکملہ کا ایک اسلوب ہے۔(۳۱)

۱۱۔صرفی و نحوی ابحاث

تکملہ ہذا میں صرفی و نحوی ابحاث بھی شامل ہیں۔ موصوف نے اس ضمن میں الفاظِ حدیث کے مصادر، (۳۲) اوزان، (۳۳) صیغے (۳۴) اور ابواب (۳۵) کی صراحت فرمائی ہے، متونِ احادیث کے الفاظ کی نحوی تنقیح (۳۶) بیان کی ہے۔ کلمات کے اندر الفاظ کی حیثیت متعین کی ہے۔ ان کے مرکب اضافی و توصیفی، (۳۷) مبتدا و خبر ہونے کی صراحت، (۳۸) خلافِ قیاس عبارات کی توجیہات، (۳۹) الفاظِ حدیث کی واحد و جمع، (۴۰) تذکیر و تانیث، (۴۱) الفاظ و متضاد، (۴۲) منصرف و غیر منصرف (۴۳) اور تصغیر (۴۴) کا تذکرہ بھی تکملہ میں موجود ہے۔

۱۲۔ آغازِ کتاب میں مقالہ جات کا اہتمام

مفتی تقی عثمانی صاحب نے اکثر کتبِ احادیث کے آغاز میں ایک مقالہ لکھا ہے، جس میں کتبِ احادیث کے عناوین سے متعلق اہم امور پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ مقالہ جات کتب کے اصول، تاریخ اور اسرار پر مبنی ہیں اور اکثر ان میں دیگر ادیان و نظریات سے تقابل ہوتا ہے مثلاً کتاب ''الرضاع'' کے شروع میں رضاعت کا معانی و مفہوم، شرعی حکم، احکامِ رضاعت کے اسرار اور حقوقِ رضاعت بیان کیے گئے ہیں، نیز بیوقوف عورت سے دودھ پلانے کا مسئلہ بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ (۴۵) اسی طرح کتاب ''الطلاق'' (۴۶)، کتاب ''اللعان'' (۴۷)، کتاب ''العتق'' (۴۸)، کتاب ''البیوع'' (۴۹)، کتاب ''الفرائض'' (۵۰)، کتاب ''القسامۃ والمحاربین والقصاص والدیات'' (۵۱)، کتاب ''الأقضیۃ'' (۵۲)، کتاب ''الجہاد والسیر'' (۵۳)، کتاب ''الامارہ'' (۵۴)، کتاب ''الأضاحی'' (۵۵)، کتاب ''اللباس والزینۃ'' (۵۶)، کتاب ''الطب'' (۵۷)، کتاب ''فضائل الصحابۃ'' (۵۸)، کتاب ''الزہد والرقائق'' (۵۹) اور کتاب ''التفسیر'' (۶۰) کے آغاز میں مقالہ جات موجود ہیں۔ تاہم بعض کتبِ احادیث مثلاً کتاب الآداب (۶۱)، کتاب قتل الحیات (۶۲)، کتاب الألفاظ من الأدب (۶۳)، کتاب الشعر (۶۴)، کتاب الرؤیا (۶۵)، کتاب الفضائل (۶۶)، کتاب البر والصلۃ (۶۷)، کتاب العلم (۶۸)، کتاب الذکر والدعاء (۶۹)، کتاب التوبۃ (۷۰)، کتاب صفات المنافقین (۷۱)، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار (۷۲) اور کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا (۷۳) کے آغاز میں مقالہ جات کا اہتمام نہیں کیا گیا۔

۱۳۔ آغازِ کتاب میں ماقبل (کتاب) سے مناسبت کا ذکر

مفتی تقی عثمانی صاحب نے تکملہ ہذا میں بعض مقامات پر کتبِ احادیث کے آغاز میں ما قبل کتب سے مناسبت وربط کی وجہ بھی بیان کی ہے، بطور نمونہ مثال دیکھیے۔

کتاب ''الرضاع'' کے آغاز میں کتاب ''النکاح'' سے کتاب ''الرضاع'' کی مناسبت کے ضمن میں موصوف ابن الہمام کے حوالے سے یوں رقمطراز ہیں:

"وجه مناسبة هذا الكتاب بالنكاح أن المقصود منه الولد، وهو لا يعيش غالبا فى ابتداء نشأته الابالرضاع"۔ (٧٤)

''کتاب ''الرضاع'' کی کتاب ''النکاح'' سے مناسبت کی وجہ یہ ہے کہ نکاح سے مقصود اولاد ہے اور اس کی (بچے کی) ابتدائی پرورش غالباً رضاعت کے بغیر نہیں ہوتی''۔

۱۴۔ آغازِ کتاب میں احادیثِ مبارکہ کے بیان کا سبب

تکملہ کے بالاستیعاب مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقامات پر مولانا تقی عثمانی صاحب نے امام مسلم کے کسی حدیث کو کسی کتاب کے آغاز میں بیان کرنے کا سبب بھی ذکر کیا ہے، جیسا کہ درج ذیل مثال سے معلوم ہو گا۔

كتاب "الاشربة" باب "تحريم الخمر" کی حدیثِ مبارکہ:

"عن ابن شهاب، أخبرنى على بن حسين بن على؛ أن حسين بن على أخبره؛ أنّ عليّا قال: كانت لى شارف من نصيبى من المغنم يوم بدر، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطانى شارفا من الخمس يومئذ، فلمّا أردت أن أبتنى بفاطمة بنت رسول الله ﷺ، واعدت رجلا صواغا من بنى قينقاع يرتحل معى، فنأتى باذخر أردت أن أبيعه من الصواغين، فأستعين به فى وليمة عرسى۔ فبينا أنا أجمع لشارفى متاعا من الأقتاب والغرائر والحبال، وشارفاى مناخان الى جنب حجرة رجل من الأنصار۔ وجمعت حين ما جمعت۔ فاذا شارفاى قد اجتبت أسنمتهما، وبقرت خواصرهما، وأخذ من أكبادهما۔ فلم أملك عينى حين رأيت ذلك المنظر منهما۔ قلت: من فعل هذا؟ قالوا: فعله حمزة بن عبد المطلب۔ وهو فى هذا البيت فى شرب من الأنصار۔ غنته قينة وأصحابه۔ فقالت فى غنائها: ألا يا حمز للشرف النواء۔ فقام حمزة بالسيف، فاجتب أسنمتهما، و بقر خواصرهما، فأخذ من أكبادهما۔ قال على: فانطلقت حتى أدخل على رسول الله ﷺ وعنده زيد بن حارثة۔ قال: فعرف رسول الله ﷺ فى

وجهی الذی لقیت۔ فقال رسول الله ﷺ: مالک؟ قلت: یا رسول الله! والله! ما رأیت کالیوم قطّ؟ عدا حمزة علی ناقتی فاجتب أسنمتهما وبقر خواصرهما، وها هو ذا فی بیت معه شرب۔ قال: فدعا رسول الله ﷺ بردائه فارتداه، ثم انطلق یمشی، واتبعته أنا و زید بن حارثة، حتی جاء الباب الذی فیه حمزة، فاستأذن۔ فأذنوا له، فاذا هم شرب، فطفق رسول الله ﷺ یلوم حمزة فیما فعل۔ فاذا حمزة محمرة عیناه، فنظر حمزة الی رسول الله ﷺ، ثم صعّد النظر الی رکبتیه، ثم صعّد النظر فنظر الی سرته، ثم صعد النظر فنظر الی وجهه۔ فقال حمزة: وهل أنتم الا عبید لأبی؟ فعرف رسول الله ﷺ أنه ثمل۔ فنکص رسول الله ﷺ علی عقبیه القهقری۔ وخرج و خرجناه معه"۔ (۷۵)

کے تحت صاحبِ تکملہ نے بیان کیا:

"وانما أورد المصنف رحمه الله هذا الحدیث فی أول کتاب الأشربة لیتبین به حکمة تحریم الخمر، فان الانسان بعد شربها لا یملک نفسه، فیعتدی علی مال الغیر، و یرتکب ما فیه غضاضة له، فان حمزة رضی الله عنه مع کونه عمّا لرسول الله ﷺ، کان من أکثر الناس اجلالا له علیه السلام، وما کان یتصور منه أن یخاطب رسول الله ﷺ بما خاطبه به فی حالة السکر"۔ (۷٦)

''مصنف اس حدیث کو کتاب "الأشربة'' کے شروع میں لائے ہیں تاکہ اس کے ذریعے سے حرمتِ خمر کی حکمت واضح ہو جائے، اس کو پینے کے بعد انسان کا خود پر قابو نہیں رہتا، وہ دوسروں کے مال پر زیادتی کرتا ہے اور ایسے کاموں کا ارتکاب کرتا ہے، جس میں اس کی شان کم ہوتی ہے، حضرت حمزہ نبی ﷺ کے چچا ہونے کے باوجود سب لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ کا احترام کرتے تھے اور ان سے یہ تصور نہیں تھا کہ وہ نبی ﷺ کو ایسے انداز سے مخاطب کریں گے، جس کے ساتھ انہوں نے آپ ﷺ کو نشے کی حالت میں مخاطب کیا''۔

۱۵۔ تکمیلِ کتاب پر اظہارِ تشکر

تکملہ ہٰذا کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مصنف موصوف نے اکثر مقامات پر کتبِ احادیث کے مکمل ہونے پر اظہار تشکر کیا ہے۔ جس میں شکرِ خداوندی، کتاب سے فراغت کی تاریخ، مہینہ، دن، وقت اور سنِ ہجری کا بالخصوص ذکر کیا ہے اور باقی شرح کی تکمیل کے لیے خدا سے دعا مانگی ہے۔ مثلاً

کتاب ''الفرائض'' کے اختتام پر مصنف یوں رقمطراز ہیں:

"قد وقع الفراغ من شرح الكتاب الفرائض بتوفيق الله تعالى ضحى يوم السبت لغرة جمادى الأولى سنة ١٤٠٤ هـ الموافق للرابع من شهر فبراير سنة ١٩٨٤ء ولله الحمد، واياه أسأل التوفيق لاكمال باقي الأبواب، انه تعالى على كل شيئ قدير، وبالاجابة جدير"۔(٧٧)

''اللہ کی توفیق سے کتاب ''الفرائض'' کی شرح سے فراغت بروز ہفتہ بوقتِ چاشت جمادی الاول ۱۴۰۴ ہجری بمطابق ۴ فروری ۱۹۸۴ء کو ہوئی، اللہ ہی کے لیے حمد و ثناء ہے اور اسی سے میں باقی ابواب کی تکمیل کی توفیق مانگتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور قبول کرنے کے لائق ہے''۔

پس کتبِ احادیث کے اختتام پر اظہارِ تشکر تکملہ ہذا کا ایک اہم منہج ہے۔ البتہ بعض کتبِ احادیث جیسے کتاب ''الأشربۃ''(٧٨)، کتاب ''الطب''(٧٩) اور کتاب ''الشعر''(٨٠) ایسی بھی ہیں جن کے اخیر میں اظہارِ تشکر رقم نہیں ہے۔

۱۶۔ مسائل فقہیہ کی تحقیق میں تکملہ کا منہج

فقہی مسائل کی تحقیق میں مفتی تقی عثمانی صاحب کے مختلف مناہج سامنے آئے ہیں۔ بعض مقامات پر موصوف جمہور مسلک کی تائید میں جمہور علمائے کرام کی جانب سے صحیح مسلم کی احادیث کی تاویلات پیش کرتے ہوئے مسلک جمہور کو راجح قرار دیتے ہیں (٨١) بعض مسائل میں مسلکِ حنفی کی تائید کرتے ہیں (٨٢)، فقہائے احناف کی اختلافی آراء کی صورت میں مفتی بہ قول کا ذکر کرتے ہیں (٨٣)، حنفی قواعد پر وارد اعتراضات (٨٤) اور امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب غلط آراء کی تصریح و تردید بھی تکملہ ہذا کا ایک منہج ہے۔(٨٥) مزید برآں حنفی ہونے کے باوجود بعض مسائل میں موصوف فریقِ مخالف کے مسلک کو راجح قرار دیتے ہیں۔(٨٦)

۱۷۔ صحیح مسلم کے مختلف نسخوں کا باہمی تقابل

صحیح مسلم کے مختلف نسخوں میں اگر الفاظِ حدیث میں کوئی فرق و تفاوت ہو تو مصنف موصوف نے تکملہ ہذا میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور صحیح الفاظ کی تصریح بھی فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح مسلم کے ہندوستانی، مصری اور دیگر نسخہ جات صاحبِ تکملہ کے پیشِ نظر رہے ہیں مثلاً:

کتاب ''الرضاع'' کی حدیثِ مبارکہ:

"عن عائشة قالت: جاء عمی من الرضاعة استأذن علی، فأبيت أن آذن له حتى استأمر رسول الله ﷺ، فلما جاء رسول الله ﷺ قلت: ان عمی من الرضاعة استأذن علی، فأبيت أن آذن له، فقال رسول الله ﷺ: فليلج عليک عمک، قلت: انما أرضعتنی المرأة ولم يرضعنی الرجل؟ قال: انما عمک فليلج عليک"۔ (۸۷)

کے الفاظ "استأذن علی" کی شرح میں جسٹس صاحب نے ذکر کیا:

"کذا وقع فی النسخ الهندية۔۔۔ ووقع فی النسخ المصرية:"يستأذن علی" وهو أصح"۔ (۸۸)

"ہندوستانی نسخوں میں یہ الفاظ اسی طرح ہیں۔۔۔ جبکہ مصری نسخوں میں "یستأذن علی" ہے اور وہ الفاظ زیادہ صحیح ہیں"۔

۱۸۔ احادیثِ صحیح مسلم کے مختصر اجزاء کی دیگر روایات سے توضیح

اگر صحیح مسلم کی کسی روایت میں اختصار ہو، تو تقی صاحب نے دیگر کتبِ احادیث کی روایات سے اس اختصار کی توضیح فرمائی ہے، جیسا کہ درج ذیل مثال سے واضح ہو گا:

کتاب "المساقاة والمزارعة" باب "فضل انظار المعسر والتجاوز فی الاقتضاء من الموسر والمعسر" کی حدیثِ مبارکہ:

"عن عبد الله بن أبی قتاده: أن أبا قتادة طلب غريما له، فتواری عنه، ثم وجده، فقال: انی معسر، فقال: آلله؟ قال: آلله، قال: فانی سمعت رسول الله ﷺ يقول: من سره أن ينجيه الله من كرب يوم القيامة فلينفس عن معسر أو يضع عنه"۔ (۸۹)

کے الفاظ "فتواری عنه، ثم وجده" کی تفصیل موصوف نے مسند احمد کی اس روایت سے بیان کی ہے:

"ان أباقتادة كان له على رجل دين، وكان يأتيه بتقاضاه، فيختبی منه، فجاء ذات يوم، فخرج صبی، فسأله عنه، فقال: نعم، هو فی البيت يأكل خزيرة، فناداه: يافلان! أخرج، فقد أخبرت أنک مهنا، فخرج اليه، فقال: ما يغيبک عنی؟ قال: انی معسر، وليس عندی۔ قال: آلله انک معسر؟ قال: نعم، فبكى أبو قتاده، ثم قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من نفس عن غريمه أو محا عنه كان فی ظل العرش يوم القيامة"۔ (۹۰)

"ایک آدمی ابو قتادہ کا مقروض تھا، ابو قتادہ اس کے پاس قرض کا تقاضا کرتے تھے، وہ ان سے چھپ جاتا تھا، ایک دن وہ اس کے گھر گئے، وہاں سے ایک بچہ نکلا، انہوں نے اس (بچہ) سے اس (مقروض) کے بارے

میں پوچھا، اس نے کہا: ہاں وہ گھر میں ہیں، خزیرہ کھا رہے ہیں، آپ نے اسے بلایا: اے فلاں! باہر آؤ، مجھے بتایا گیا ہے کہ تم اندر ہو، وہ باہر آیا، ابو قتادہ نے کہا: کیا چیز تجھے مجھ سے غائب کر دیتی تھی؟ اس نے کہا: میں تنگدست ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں، ابو قتادہ نے کہا: کیا اللہ کی قسم! تو واقعی تنگدست ہے۔ اس نے کہا: ہاں۔ ابو قتادہ رونے لگے، پھر کہا: میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو اپنے مقروض سے درگذر کرتا ہے یا قرض ختم کر دیتا ہے، وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا''۔

۱۹۔ اسبابِ حدیث

جس طرح آیاتِ مبارکہ کسی خاص سبب کی وجہ سے نازل ہوئی ہیں، بعینہٖ احادیثِ مبارکہ کے بھی اسباب ہوتے ہیں۔ بعض اوقات نبی ﷺ کا فرمان کسی خاص مصلحت و تقاضہ اور کسی خاص سیاق کے پیشِ نظر ہوتا ہے۔ اگر صحیح مسلم کی کسی حدیث مبارکہ کا کوئی سبب کسی اور حدیث میں مذکور ہو تو مفتی تقی عثمانی صاحب اس کی صراحت کرتے ہیں۔ اس اسلوب کی مثال دیکھیں:

کتاب ''فضائل الصحابة'' باب ''من فضائل الانصار'' کی حدیثِ مبارکہ:

''حدثنا محمد بن المثنی و محمد بن بشار۔ واللفظ لابن المثنی قالا: حدثنا محمد بن جعفر، أخبرنا شعبة، سمعت قتادة يحدث عن أنس بن مالک، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان الأنصار كرشي و عيبتي۔ وان الناس سيكثرون و يقلون، فاقبلوا من محسنهم واعفوا عن مسيئهم''۔ (۹۱)

کی شرح میں مفتی تقی عثمانی صاحب رقمطراز ہیں:

''وقد جاء في صحيح البخاری سبب هذا الحديث، ولفظ:''مرّ أبو بكر والعباس رضی الله عنهما بمجلس من مجالس الأنصار وهم يبكون، فقال: ما يبكيكم؟ قالوا: ذكرنا مجلس النبی صلى الله عليه وسلم منا۔ فدخل على النبی صلى الله عليه وسلم فأخبره بذلک۔ قال: فخرج النبی صلى الله عليه وسلم وقد عصب على رأسه حاشية برد۔ قال: فصعد المنبر، ولم يصعده بعد ذلک اليوم، فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: أوصيكم بالأنصار، فانهم كرشي و عيبتي، وقد قضوا الذی عليهم وبقی الذی لهم، فاقبلوا من محسنهم و تجاوزوا عن مسيئهم''۔ (۹۲)

'' صحیح بخاری میں اس حدیث کا سبب آیا ہے اور اس کے الفاظ ہیں: ابو بکر اور عباس رضی اللہ عنہما انصار کی مجالس میں سے ایک مجلس کے پاس سے گزرے اور وہ (انصار) رو رہے تھے، پوچھا: تمہیں کیا چیز رلاتی ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کا ہمارے پاس بیٹھنا یاد کر رہے ہیں۔ ابو بکر نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہیں بتایا۔ ابو بکر نے فرمایا: نبی ﷺ نکلے اور اور آپ ﷺ نے اپنے سر پر چادر کا کنارہ باندھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور اس دن کے بعد نہ چڑھ سکے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرے خاص لوگ ہیں، جو ان کے ذمے تھا انہوں نے پورا کر دیا اور جو، ان کے لیے تھا، وہ باقی ہے، تم ان کی اچھائیوں کو قبول کرو اور ان کی برائیوں سے در گزر کرو''۔

۲۰۔ اہم احادیث کی نشاندہی

تکملہ فتح الملہم میں صاحبِ تکملہ کا ایک یہ منہج سامنے آیا ہے کہ انہوں نے احادیث کی شرح کرتے ہوئے اہم احادیث کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ جیسا کہ:

کتاب ''الامارۃ'' باب ''قوله صلى الله عليه وسلم: انما الأعمال بالنية۔۔۔'' کی حدیثِ مبارکہ:

''عن عمر بن الخطّاب، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انّما الأعمال بالنّيات وانّما لامرئ مّا نوى، فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله، ومن كانت هجرته لدنيا يصيبها أو امرأة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه''۔ (۹۳)

کے بارے میں مفتی تقی عثمانی صاحب نے بیان کیا:

''هذا الحديث من أعظم أصول الاسلام، و ذكر القاضى عياض رحمه الله عن الأئمة أن هذا الحديث ثلث الاسلام، ووجّهه العينى فى عمدة القارى بأن الاسلام قول، وفعل، ونية۔ فالنية ثلث الاسلام، وهذا الحديث يتضمنها۔ وقال ابن مهدى الحافظ:''من أراد أن يصنف كتابا فليبدأ بهذاالحديث ولو صنفت كتابا لبدأت فى كل باب منه بهذا الحديث''۔ وقال أبو بكر بن داسة:''سمعت أبا داود يقول: كتبت عن النبى ﷺ خمسمائة ألف حديث انتخبت منها أربعة آلاف حديث و ثمانمائة حديث فى الأحكام۔ فأما أحاديث الزهد والفضائل فلم أخرجها۔ ويكفى الانسان لدينه من ذلك أربعة أحاديث: الأعمال بالنيات، والحلال بيّن والحرام بيّن، ومن حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه، ولا يكون المؤمن مؤمنا حتى يرضى لأخيه ما يرضى لنفسه''۔ (۹٤)

''یہ حدیث اسلام کے بڑے اصولوں میں سے ہے، قاضی عیاض نے ائمہ سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث اسلام کا ایک تہائی حصہ ہے، بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری میں اسکی یہ توجیہہ بیان کی ہے کہ اسلام قول ہے، فعل ہے اور نیت ہے۔ پس نیت اسلام کا ایک تہائی حصہ ہے اور یہ حدیث اس پر مشتمل ہے۔ ابن مہدی نے کہا: ''جو کوئی کتاب لکھنے کا ارادہ کرے، اسے چاہیے کہ وہ اس حدیث کے ساتھ ابتداء کرے، اگر میں کوئی کتاب لکھتا تو میں ہر باب کے شروع میں اس حدیث کو لاتا''۔ ابو بکر بن داسہ نے کہا: ''میں نے ابوداؤد کو فرماتے ہوئے سنا، وہ فرماتے تھے: میں نے رسول ﷺ سے پانچ لاکھ احادیث لکھیں''۔ ان میں سے اڑتالیس سو احادیث میں نے احکام میں منتخب کیں۔ زہد و فضائل کی احادیث میں نے بیان نہیں کیں۔ انسان کے دین کے لیے چار احادیث کافی ہیں: "الاعمال بالنيات، والحلال بيّن والحرام بيّن، ومن حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه، ولا يكون المومن مؤمنا حتى يرضى لاخيه ما يرضى لنفسه"۔

۲۱۔ آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر پر مبنی احادیث کی تصریح

اگر کوئی حدیث کسی آیتِ مبارکہ کی شرح ہو تو مفتی تقی عثمانی صاحب نے اس کا بھی ذکر فرمادیا ہے، بطور نمونہ مثال دیکھیے:

کتاب "الطب" باب "تحريم الكهانت و اتيان الكهان" کی حدیثِ مبارکہ:

"أن عبد الله بن عباس قال: أخبرنى رجل من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم من الأنصار؛ أنهم بينماهم جلوس ليلة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى بنجم فاستنار۔ فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما ذا كنتم تقولون فى الجاهلية، اذا رمى بمثل هذا؟ قالوا: الله و رسوله أعلم۔ كنا نقول ولد الليلة رجل عظيم۔ ومات رجل عظيم۔ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فانها لا يرمى بها لموت أحد ولا لحياته، ولكن ربنا، تبارك و تعالى اسمه، اذا قضى أمرا سبح حملة العرش، ثم سبح أهل السماء الذين يلونهم، حتى يبلغ التسبيح أهل هذه السماء الدنيا۔ ثم قال الذين يلون حملة العرش لحملة العرش: ما ذا قال ربكم؟ فيخبرونهم ما ذا قال۔ قال: فيستخبر بعض أهل السماوات بعضا، حتى يبلغ الخبر هذه السماء الدنيا۔ فتخطف الجن السمع فيقذفون الى أوليائهم، ويرمون به۔ فما جاؤا به على وجهه فهو حق، ولكنهم يقرفون فيه ويزيدون"۔ (۹۵)

کی شرح کے تحت موصوف نے بیان کیا:

"وهذا الحديث كانه تفسير لقوله تبارك و تعالى: "انا زينا السماء الدنيا بزينة ن الكواكب وحفظا من كل شيطان مارد لا يسمعون الى الملا الاعلى و يقذفون من كل جانب دحورا ولهم عذاب واصب الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب"۔ (٩٦)

''یہ حدیث گویا اللہ کے اس فرمان "ان زينا السماء الدنيا بزينة ن الكواكب وحفظا من كل شيطان مارد لا يسمعون الى الملا الاعلى و يقذفون من كل جانب دحورا ولهم عذاب واصب الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب" کی تفسیر ہے''۔

۲۲۔احادیثِ مبارکہ میں مذکور پیشین گوئیوں کے وقوع پذیر ہونے کی تصریح

مولانا تقی عثمانی صاحب بعض مقامات پر احادیثِ مبارکہ میں مذکور پیشین گوئیوں کے واقع ہونے کی صراحت بھی فرماتے ہیں۔اس منہج کی تائید میں مثال پیش کی جارہی ہے۔

کتاب "الفتن وأشراط الساعة" باب "اذا تواجه المسلمان بسيفيها "کی حدیثِ مبارکہ:

"عن أبى هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا تقوم الساعة حتى يكثر الهرج، قالوا: وما الهرج؟ يا رسول الله! قال: القتل۔ القتل"۔ (٩٧)

کے الفاظ "حتى يكثر الهرج" کے تحت مصنف موصوف رقمطراز ہیں:

"وفى الحديث اخبار بأنه يكثر القتل بقرب من السّاعة، وهو من معجزات النبى صلى الله عليه وسلم، وقد شوهد ذلک فى عصرنا حتى صار دم الانسان أهون على المعتدين من دم البعوض والذباب"۔ (٩٨)

''حدیث میں خبر دی گئی ہے کہ قیامت کے قریب قتل زیادہ ہو جائے گا اور یہ نبی ﷺ کے معجزات میں سے ہے، ہمارے زمانہ میں اس کا مشاہدہ کیا گیا ہے حتی کہ انسانی خون ظالموں کے سامنے مچھر اور مکھی کے خون سے بھی زیادہ معمولی ہو گیا ہے''۔

۲۳۔الصحیفہ الصحیحہ المعروف صحیفہ ہمام بن منبہ میں موجود احادیثِ مسلم کی تصریح

حضرت ابو ہریرہ صحابہ کرام میں سب سے زیادہ حافظ الحدیث تھے۔انہوں نے نہ صرف خود احادیث کی کتابت کی بلکہ اپنے خاص شاگردوں کو مختلف اجزاء املا بھی کرائے۔ان میں سے ایک صحیفہ ہمام بن منبہ ہے۔خوش قسمتی

سے یہ من و عن محفوظ رہااور آج حفاظتِ حدیث کی توثیق اور علمِ حدیث کی افادیت کی ایک بہت بڑی دلیل بن گیا ہے۔اس کے مخطوطہ کو ڈاکٹر حمید اللہ نے Edit (ایڈٹ) کیا۔ صاحبِ تکملہ نے مذکورہ صحیفہ میں موجود احادیثِ مسلم کی صراحت فرمائی ہے، جیسا کہ درج ذیل مثال سے واضح ہو گا:

کتاب ''الرضاع'' باب ''الوصیۃ بالنساء'' کی حدیثِ مبارکہ:

''حدثنا محمد بن رافع، قال: نا عبدالرزاق، قال: أنا معمر، عن همام بن منبه، هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منها: وقال رسول الله ﷺ: لولا بنو اسرائيل لم يخبث الطعام، ولم يخنز اللحم، ولو لا حواء لم تخن أنثى زوجها الدهر''۔(۹۹)

کے الفاظ ''هذا ماحدثنا أبوهريرة'' کی شرح میں صاحبِ تکملہ نے بیان کیا:

''اشارة الى أن هذا الحديث مأخوذ من الصحيفة الصادقة التى أملاها أبو هريرة رضى الله عنه على تلميذه همام بن منبه، وقد نشرها و قدم لها الأستاذ الدكتور محمد حميد الله، وهذا الحديث هو الحديث السابع والخمسون من تلك الصحيفة بهذا اللفظ بعينه، وهذه الصحيفة موجودة أيضا بتمامها فى مسند احمد''۔ (۱۰۰)

''اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ حدیث صحیفہ صادقہ سے ماخوذ ہے، جسے ابوہریرہ نے اپنے شاگرد ہمام بن منبہ کو لکھوایا، ڈاکٹر حمید اللہ نے اس صحیفہ کو نشر کیا ہے اور اس کا مقدمہ لکھا ہے اور یہ حدیث بعینہٖ انہی الفاظ کے ساتھ اس صحیفہ کی ستاون نمبر حدیث ہے اور یہ صحیفہ کامل طریقے پر مسند احمد میں موجود ہے''۔

۲۴۔ دلائل میں پیش کردہ احادیث کی اسانید پر کلام

مفتی تقی عثمانی صاحب کا عمومی اسلوب یہ ہے کہ وہ کسی مسئلہ کے بارے میں علماء وفقہائے کرام کی آراء مع دلائل پیش کرتے ہیں اور پھر دلائل میں بیان کردہ احادیث کی اسانید کے حوالے سے کلام بھی نقل کرتے ہیں۔ جیسا کہ کتاب ''الرضاع'' کے مقدمہ میں بیوقوف عورت سے دودھ پلانے کے مسئلہ کے تحت بیوقوف عورت سے دودھ پلانے کی ممانعت سے متعلق وارد احادیث کی اسانید پر کلام اسی اسلوب کی ایک نظیر ہے۔

''عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم''لا تسترضعوا ''۔ (۱۰۱)

''حضرت عائشہ سے مروی ہے۔انہوں نے کہا، نبی ﷺ نے فرمایا: احمق عورتوں سے دودھ نہ پلواؤ''۔

بزار کے ہاں حدیث ان الفاظ کے ساتھ منقول ہے:

"لا تسترضعوا الحمقاء، فان اللبن یورث"۔ (۱۰۲)

''احمق عورتوں سے دودھ نہ پلوا ؤ، بے شک دودھ وراثتاً منتقل ہوتا ہے''۔

مفتی تقی عثمانی صاحب نے ان دونوں روایات کی اسانید کے حوالے سے ہیثمی کا کلام یوں نقل کیا:

"اسناد هما ضعیف"۔ (۱۰۳)

''دونوں احادیث کی اسانید ضعیف ہیں''۔

پھر اس ضمن میں بزار کی رائے ذکر کی:

"لا نعلمه مرفوعا الا من هذا الوجه و عکرمة لین الحدیث"۔ (۱۰٤)

''ہم اس حدیث کو اس طریق کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے اور عکرمہ "لین الحدیث" ہیں''۔

موصوف نے مسئلہ کے متعلق تیسری حدیث ذکر کی:

حضرت عمر سے مروی ہے:

"أن رسول الله صلى الله علیه وسلم نهی عن رضاع الحمقاء"۔ (۱۰۵)

''نبی ﷺ نے احمق عورتوں سے دودھ پلوانے سے منع فرمایا ہے''۔

حدیثِ مذکورہ کی سند کے حوالے سے صاحبِ تکملہ نے ہیثمی کی رائے بیان کی:

"وفیه عباد بن عبدالصمد وهو ضعیف"۔ (۱۰٦)

''اس حدیث میں عباد بن عبدالصمد ہیں اور وہ ضعیف راوی ہیں''۔

۲۵۔ استطراداتِ تکملہ

تکملہ ہذا میں مفتی تقی عثمانی صاحب نے ''استطراد'' کے تحت زیرِ بحث موضوع سے متعلق اہم معلومات فراہم کی ہیں۔ مثلاً:

کتاب "الامارة" باب "السفر قطعة من العذاب" کی حدیثِ مبارکہ:

"عن أبی هریرة أن رسول الله ﷺ قال: السّفر قطعة من العذاب، یمنع أحدکم نومه و طعامه و شرابه، فاذا قضی أحدکم نهمته من وجهه فلیتعجل الی أهله، قال: نعم"۔ (۱۰۷)

کی شرح کے بعد سفر کے عذاب کے ٹکڑا ہونے کی بابت صاحبِ تکملہ نے بیان کیا:

"سئل امام الحرمين حين جلس موضع أبيه: لم كان السفر قطعة من العذاب؟ فأجاب على الفور: "لأن فيه فراق الأحباب"۔ (۱۰۸)

''امام الحرمین جب اپنے والد کی جگہ پر بیٹھے تو ان سے سوال کیا گیا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا کیوں ہے؟ انہوں نے فوراً جواب دیا: اس میں دوستوں کی جدائی ہوتی ہے''۔

۲۶۔ تنبیہاتِ تکملہ

مفتی تقی عثمانی صاحب کی اس تحقیقی کاوش کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے بعض مقامات پر ''تنبیہ'' کی سرخی کے تحت اور بعض مقامات پر "فليتنبه" کہہ کر اہم نکات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دونوں اسالیب کی امثلہ ذیل میں پیش کی جارہی ہیں۔

مفتی تقی عثمانی صاحب نے تکملہ ہذا میں ''تنبیہ'' کے تحت عنوان سے متعلق اہم معلومات فراہم کی ہیں۔ جیسے:
کتاب العتق میں اہلِ یورپ اور بعض مغربی سوچ کے حامل مسلمانوں کے اس زعم ''اسلام میں غلام بنانا جائز نہیں، یہ اوائلِ اسلام میں تھا، پھر اس کی اجازت نبی ﷺ کی زندگی کے اواخر میں منسوخ کر دی گئی''۔ کی تردید کے بعد تقی صاحب نے اس اہم نکتے کی طرف اشارہ کیا کہ آج کل کسی اسلامی ملک کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی قیدی کو غلام بنائیں، کیونکہ اکثر اقوامِ عالم نے اپنے درمیان یہ معاہدہ قائم کیا ہے کہ جنگی قیدیوں میں سے کسی کو غلام نہیں بنایا جائے گا۔

عربی عبارت ملاحظہ فرمایئے:

"وينبغي أن يتنبه هنا الى شيئ مهم، وهو أن أكثر أقوام العالم قد أحدثت اليوم معاهدة فيما بينها، وقررت أنها لا تسترق أسيرا من أسارى الحروب، وأكثر البلاد الاسلامية اليوم من شركاء هذه المعاهدة، ولا سيما أعضاء"الأمم المتحدة"، فلا يجوز لمملكة اسلامية اليوم أن تسترق أسيرا ما دامت هذه المعاهدة باقية"۔ (۱۰۹)

''مناسب ہے کہ ایک چیز یہاں پر تنبیہ کر دی جائے اور وہ یہ کہ آج کل اکثر اقوامِ عالم نے اپنے درمیان ایک معاہدہ قائم کیا ہے اور طے کیا ہے کہ جنگی قیدیوں میں سے کسی قیدی کو غلام نہیں بنایا جائے گا اور آج کل اکثر اسلامی حکومتیں اس معاہدہ میں شریک ہیں، خصوصاً اقوامِ متحدہ کے اراکین، کسی اسلامی ملک کے لیے آج کل جائز نہیں، کہ وہ کسی قیدی کو غلام بنائیں، جب تک یہ معاہدہ باقی ہے''۔

بعض مقامات پر مولانا تقی عثمانی صاحب نے "فلیتنبہ" کہہ کر بعض ایسے اہم پہلوؤں کی طرف تنبیہ فرمائی ہے، جو اگرچہ احادیث میں صراحۃً مذکورہ نہیں، مگر اشارۃً ان کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً
مفتی تقی عثمانی صاحب نے یہ بیان کرتے ہوئے کہ کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسی چیز ہبہ کرے جو اس کی ملک میں نہیں اور نہ ہی کسی دوسرے کے لیے جائز ہے کہ وہ اس سے ایسی چیز لے جو اس کی ملکیت میں نہیں، اس طرف بھی اشارہ کیا کہ سود کھانے والے کی طرف سے ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں، کیونکہ سود اس کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتا تو اس کا ہبہ کیسے درست ہوگا۔ اسی سیاق میں موصوف یوں رقمطراز ہیں:

أما اذا لم يدخل في ملكه فلا يسع له أن يهبه الى غيره ولا يحل لذلك الغير أن يأخذ منه، فبطل بذلك ما استدل به بعض جهلة عصرنا على جواز قبول الهدية من آكل الربا، فان الربا لا يدخل فى ملكه، فكيف تصح هبته، فليتنبه۔(١١٠)

''بہر حال جب چیز ہبہ کرنے والے کی ملکیت میں داخل نہ ہو، تو اس کے لیے گنجائش نہیں کہ وہ اس چیز کو دوسرے کو ہبہ کرے اور دوسرے کے لیے بھی حلال نہیں کہ وہ اس سے لے لے، تو اس سے ہمارے زمانہ کے بعض جاہلوں کا سود کھانے والے کی جانب سے ہدیہ قبول کرنے کے جواز پر استدلال باطل ہو گیا، کیونکہ سود اس کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتا، تو اس کا ہبہ کیسے صحیح ہوگا، اس پر متنبہ ہو جائیں''۔

۲۷۔ استنباطاتِ تکملہ

مفتی تقی عثمانی صاحب نے شرح احادیث کے دوران احادیثِ مبارکہ سے مختلف نکات کا استنباط کیا ہے۔ یہ استنباطات نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ اس ضمن میں مصنف موصوف نے بعض مقامات پر متقدمین شارحین بالخصوص امام نووی کے بیان کردہ استنباطات بھی نقل کیے ہیں۔ تکملہ میں موجود چند استنباطات درج ذیل ہیں۔

ا۔ کتاب ''الحدود'' باب ''من اعترف علی نفسہ بالزنا'' کی حدیثِ مبارکہ:

"عن ابى هريرة و زيد ابن خالد الجهنى أنهما قالا: ان رجلا من الأعراب أتى رسول الله ﷺ، فقال: يا رسول الله! أنشدك الله الا قضيت لى بكتاب الله، فقال الخصم الآخر۔ وهو أفقه منه، نعم! فاقض بيننا بكتاب الله، وائذن لى، فقال رسول الله ﷺ: قل، قال: ان ابنى كان عسيفا على هذا۔۔۔"۔ (١١١)

کے خط کشیدہ الفاظ کے تحت صاحبِ تکملہ نے بیان کیا:

"فیستفاد منه الحث علی ابعاد الأجنبی من الأجنبیة مهما أمکن، لأن العشرة قد تفضی الی الفساد، ویتسور بها الشیطان الی الفساد"۔ (۱۱۲)

''اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ اجنبی مرد کو اجنبی عورت سے، جہاں تک ممکن ہو سکے، دور رہنے پر ابھارنا ہے، کیونکہ عشرت کبھی کبھی فساد تک پہنچا دیتی ہے اور شیطان اس کے ذریعے سے فساد تک چڑھا دیتا ہے''۔

بعض مقامات پر مفتی تقی عثمانی صاحب نے شارحین متقدمین کے استنباطات نقل کرنے کا بھی اہتمام کیا ہے، جیسا کہ درج ذیل مثال سے معلوم ہو گا:

کتاب "الجهاد والسیر" باب "غزوة النساء مع الرجال" کی حدیثِ مبارکہ:

"عن أنس بن مالک، قال: کان رسول الله ﷺ یغزو بأم سلیم، و نسوة من الأنصار معه اذا غزا، فیسقین الماء ویداوین الجرحی"۔ (۱۱۳)

کی شرح میں صاحبِ تکملہ نے امام نووی کے حوالے سے نقل کیا:

"فیه خروج النساء فی الغزو، والانتفاع بهن فی السقی والمداواة و نحوهما، وهذا المداواة لمحارمهن وأزواجهن"۔ (۱۱٤)

''اس میں غزوات میں عورتوں کے باہر نکلنے کا جواز ہے اور یہ کہ ان سے پانی پلانے اور علاج معالجہ وغیرہ میں نفع اٹھایا جا سکتا ہے اور یہ علاج ان کے محرم رشتہ داروں اور خاوندوں کے لیے تھا''۔

۲۸۔ تذکرۂ فوائد

تکملہ ہذا میں مفتی تقی عثمانی صاحب کا ایک منہج یہ سامنے آیا ہے کہ وہ احادیث کی شرح و تفسیر کرنے کے بعد بعض مقامات پر احادیث کے فوائد کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ اس ضمن میں موصوف نے بعض اوقات متقدمین شارحین بالخصوص امام نووی اور ابن حجر کی تحقیقات بھی نقل کی ہیں۔

کتاب "الطلاق" باب "وجوب الکفارة علی من حرم امرأته ولم ینو الطلاق" کی حدیثِ مبارکہ:

عن عائشة، قالت: کان رسول الله ﷺ یحب الحلواء والعسل، فکان اذا صلی العصر دار علی نسائه، فیدنو منهن، فدخل علی حفصة فاحتبس عندها أکثر مما کان یحتبس، فسألت عن ذلک، فقیل لی: أهدت لها امرأة من قومها عکة من عسل، فسقت رسول الله ﷺ منه شربة، فقلت: أما والله لنحتالن له، فذکرت ذلک لسودة، وقلت: اذا دخل علیک فانه سید نومنک، فقولی له: یا رسول الله! أکلت مغافیر؟ فانه سیقول لک: لا، فقولی له: ما

هذه الريح؟ وكان رسول اللهﷺ يشتد عليه أن يوجد منه الريح فانه سيقول لک: سقتنی حفصة شربة عسل، فقولی له: جرست نحله العرفط، وسأقول ذلک له، وقوليه أنت يا صفية! فلما دخل علی سودة قالت: تقول سودة: والذی لآ اله الا هو، لقد كدت أن أبادئه بالذی قلت لی، وانه لعلی الباب، فرقا منک۔ فلما دنا رسول الله ﷺ قالت: يا رسول الله! أكلت مغافير؟ قال: لا، قالت: فما هذه الريح؟ قال: سقتنی حفصة شربة عسل، قالت جرست نحله العرفط، فلما دخل علی قلت له مثل ذلک، ثم دخل علی صفية فقالت بمثل ذلک، فلما دخل علی حفصة قالت: يا رسول الله! ألا أسقيک منه؟ قال: لا حاجة لی به، قالت: تقول سودة: سبحان الله! والله لقد حرمناه، قالت: قلت لها: أسكتی۔(۱۱۵)

کی شرح کے بعد مولانا تقی عثمانی صاحب نے حدیث ہذا میں بیان کردہ فوائد یوں ذکر کیے:

"ثم فی هذا الحديث فوائد۔۔۔ ومنها أن عماد القسم الليل، وأن النهار يجوز فيه الاجتماع بالجميع بشرط ترک المجامعة الامع صاحبة التوبة۔ ومنها أن الأدب استعمال الكنايات فيما يستحيی من ذكره، كما فی قوله فی الحديث "فيدنومنهن" والمراد التقبيل والتحضين لا مجرد الدنو۔ ومنها أن فيه فضيلة الحلواء والعسل لمحبة النبی صلی الله عليه وسلم اياهما"۔ (۱۱٦)

''اس حدیث میں فوائد ہیں۔۔۔ اور انہی فوائد میں سے ہے کہ باری کا دارومدار رات پر ہے اور دن کے وقت سب کے ساتھ جمع ہونا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ جماع کو چھوڑا جائے، مگر باری والی کے ساتھ اور انہی فوائد میں سے ہے کہ ان چیزوں میں، کنایات کا استعمال کرنا ادب ہے، جن کے ذکر سے حیا آتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان "فيد نو منهن" ہے اور مراد بوس وکنار ہے، محض قریب ہونا نہیں اور انہی فوائد میں سے ہے کہ اس میں حلوہ اور شہد کی فضیلت ہے، کیونکہ نبی ﷺ ان دونوں سے محبت فرماتے تھے''۔

بعض مقامات پر جسٹس صاحب نے امام نووی اور ابن حجر کے بیان کردہ فوائد بھی نقل کیے ہیں۔ (۱۱۷)

۲۹۔ متقدمین شارحین کی آراء سے موافقت پر اظہارِ تشکر

اگر کسی مسئلہ کے بارے میں مفتی تقی عثمانی صاحب کی رائے متقدمین علمائے کرام کی رائے کے موافق ہو جائے تو مفتی تقی عثمانی صاحب خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اس منہج کی مثال ملاحظہ کریں:

خنزیر کے بالوں کے ساتھ چمڑے کی سلائی کے عدمِ جواز کے مسئلہ میں اپنی رائے کے علامہ مقدسی کی رائے سے موافقت پر اظہارِ تشکر میں تقی صاحب یوں رقمطراز ہیں:

"والذی أری أن لا یجوز الیوم الخرز بشعر الخنزیر أیضا، لأنه قد أمکن الآن الخرز بغیره، فقد ظهرت الیوم مواد کثیرة یمکن استعمالها فی الخرز بدل شعر الخنزیر، وحرمة الخنزیر منصوصة قطعاً، فلا سبیل الی المساهلة فی أمره، والله سبحان أعلم۔ ثم رأیت فی ذلک نصامن العلامة المقدسی رحمه الله حیث قال: "وفی زماننا استغنوا عنه، أی فلا یجوز استعماله لزوال الضرورة الباعثة للحکم بالطهارة"---- فالحمد لله علی الموافقة"۔ (۱۱۸)

''میرے خیال میں آج کل کھالوں کی سلائی خنزیر کے بالوں کے ساتھ کرنا بھی جائز نہیں، اس لیے کہ اب چمڑے کی سلائی اس کے بغیر ممکن ہے، آج کل بہت سارا ایسا مواد موجود ہے، جس کو خنزیر کے بالوں کی جگہ چمڑے کی سلائی میں استعمال کرنا ممکن ہے اور خنزیر کی حرمت کی نص قطعی ہے، پس اس معاملہ میں سہولت دینے کا کوئی راستہ نہیں، اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ پھر میں نے اس ضمن میں علامہ مقدسی کی نص دیکھی، جب انہوں نے کہا: ''ہمارے زمانے میں لوگ اس سے (خنزیر کے بالوں سے) مستغنی ہو گئے ہیں یعنی ان کا استعمال جائز نہیں، اس ضرورت کے زائل ہونے کی وجہ سے، جو طہارت کے حکم کو ابھارنے والی تھی''۔۔۔ میں اس موافقت پر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں''۔

۳۰۔ توضیحِ مقامات اور تکملہ فتح الملہم

مفتی تقی عثمانی صاحب نے احادیثِ مبارکہ میں مذکور مقامات کی توضیح کی ہے۔ اگر کسی مقام کی وضاحت کے سلسلے میں اختلافی آراء ہوں تو موصوف نے ان آراء کو نقل کیا ہے، نیز الفاظِ حدیث میں مذکور مقامات میں سے زیارت کردہ مقامات کی نشاندہی بھی کی ہے۔ ان مناہج کی امثلہ ملاحظہ کیجئے۔

ا۔ تکملہ فتح الملہم کے بالاستیعاب مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتی تقی عثمانی صاحب نے احادیث میں مذکور مقامات کی توضیح کا اہتمام بھی کیا ہے۔ مثلاً

"جعرانة" کی وضاحت میں تقی صاحب رقمطراز ہیں:

جعرانة: "موضع بین مکة والطائف، نزله رسول الله صلی الله علیه وسلم مرجعه من حنین والطائف، وقسم فیه غنائم حنین"۔ (۱۱۹)

''مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ ہے، آپ ﷺ حنین اور طائف سے واپسی پر اس جگہ میں اترے اور آپ ﷺ نے اس میں حنین کی غنیمتیں تقسیم فرمائیں''۔

۲۔ توضیحِ مقامات کے ضمن میں صاحبِ تکملہ کا ایک منہج یہ بھی ہے کہ اگر موصوف نے احادیث میں مذکور مقامات میں سے کسی مقام کی زیارت کی ہو، تو اس کی تصریح فرمادی ہے، جیسا کہ درج ذیل مثال سے واضح ہو گا۔

ربذة: "وهى باقية الى اليوم بهذا الاسم بين بدر والمدينة المنورة، وبها قبة تعرف قبرا لأبى ذر الغفارى قد زرتها"۔(۱۲۰)

''یہ بستی آج تک بدر اور مدینہ منورہ کے درمیان اسی نام سے باقی ہے، وہاں گنبد بنا ہوا ہے، جو حضرت ابو ذر غفاری کی قبر کے طور پر معروف ہے، میں نے اس کو دیکھا بھی ہے''۔

۳۱۔ فتح الملہم کے مباحث اور تکملہ کا منہج

مفتی تقی عثمانی صاحب کی شرح ہذا چونکہ شبیر احمد عثمانی صاحب کی شرح ''فتح الملہم'' کا تکملہ ہے، اس لیے شبیر عثمانی صاحب نے ''فتح الملہم'' میں جن مسائل کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا، موصوف نے اپنے تکملہ میں دوبارہ ان مسائل کو زیرِ بحث لانے کی بجائے اس بات کی تصریح فرمادی ہے کہ یہ مسئلہ ''فتح الملہم'' کی فلاں کتاب میں گزر چکا ہے۔ اس اسلوب کی مثال درج ذیل ہے:

کتاب "الوصية" باب "وصول ثواب الصدقات الى الميت" کی حدیثِ مبارکہ:

"عن عائشة أن رجلا أتى النبى ﷺ، فقال: يا رسول الله! ان أمى افتلتت نفسها، ولم توص وأظنها لو تكلمت تصدقت، أفلهاأجر ان تصدقت عنها؟ قال: نعم"۔ (۱۲۱)

کی شرح کے تحت صاحبِ تکملہ نے بیان کیا:

"تقدم شرح هذا الحديث، ومسألة جواز ايصال الثواب الى الميت، بتفاصيلها فى كتاب الزكاة، باب وصول ثواب الصدقة عن الميت اليه، فلا نعيدها هنا، غير أننا نحب أن نذكر هنا ما لم يذكره شيخنا الامام العثمانى رحمه الله فى كتاب الزكاة من هذا الشرح"۔(۱۲۲)

''اس حدیث کی شرح فتح الملہم میں گزر چکی ہے اور میت تک ایصالِ ثواب کے جواز کا مسئلہ کتاب الزکوۃ میں گزر چکا ہے، ہم اس کو یہاں دوبارہ بیان نہیں کریں گے، ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ ہم اس چیز کو ذکر کریں، جسے ہمارے شیخ شبیر احمد عثمانی نے فتح الملہم کی کتاب الزکوۃ میں ذکر نہیں کیا''۔

۳۲۔ تکرار سے اجتناب

تکملہ ہذا میں مصنف موصوف کا ایک منہج یہ سامنے آیا ہے کہ اگر کسی مسئلہ پر کلام پہلے گذر چکی ہو، تو دوبارہ مفتی تقی عثمانی صاحب اس مسئلہ کو بیان نہیں کرتے، بلکہ اس بات کی صراحت فرمادیتے ہیں کہ اس مسئلہ پر کلام فلاں کتاب میں گذر چکی ہے۔ اسی طرح اگر کسی مسئلہ کے بارے میں تفصیلی کلام آنے والی کتاب میں موجود ہو، تو مصنف موصوف اس کتاب کی طرف اشارہ فرمادیتے ہیں۔ اس منہج کے کچھ نظائر ملاحظہ کیجیے۔

۱۔ كتاب "اللعان" باب "حديث نزع العرق" کی شرح کے تحت مذکورہ حدیث سے حاصل کردہ فوائد میں سے فائدہ ہذا'' شبہ شرعی حجت نہیں، انساب میں قیافہ معتبر نہیں'' کا ذکر کرتے ہوئے بیان کردیا کہ کتاب ''الرضاع'' میں اس پر کلام گذر چکی ہے۔ (۱۲۳)

۲۔ كتاب "التوبة" باب "في الحض على التوبة والفرح بها" کی حدیثِ مبارکہ کے الفاظ "انا عند ظن عبدى بى" کی شرح میں موصوف نے بیان کیا:

"قد مر تفسيره مبسوطا في أول كتاب الذكر والدعاء"۔ (۱۲٤)

''اس کی مبسوط شرح کتاب الذکر والدعاء کے شروع میں گذر چکی ہے''۔

۳۳۔ صاحبِ تکملہ کی علمی دیانتداری کے نظائر

تکملہ ہذا میں مصنف موصوف کا ایک منہج یہ سامنے آیا ہے کہ جن مسائل کے بارے میں مفتی تقی عثمانی صاحب کسی حتمی اور ٹھوس رائے تک نہیں پہنچ سکے، ان مسائل کے ضمن میں انہوں نے اس بات کی تصریح فرمادی ہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں یا الفاظِ حدیث کی تفسیر کے بارے میں کسی قابلِ اطمینان حکم یا تفسیر پر مطلع نہیں ہو سکا۔ اس سے جسٹس صاحب کی علمی دیانتداری واضح ہوتی ہے۔ اس اسلوب کے چند نظائر درج ذیل ہیں۔

ا۔ حقوقِ مجردہ کی پانچویں قسم "حقوق احداث عقد اوابقائه" کے ضمن میں مفتی تقی عثمانی صاحب یوں رقمطراز ہیں:

"ولم يتنقح لى حكم بيع هذا النوع من الحقوق، ففى القلب منه تردد، ولعل الله يحدث بعد ذلك أمرا"۔ (۱۲۵)

''اس قسم کے حقوق کی بیع کے حکم کے بارے میں مجھے وضاحت نہیں ہوئی،اس کے بارے میں میرے دل میں تردد ہے اور ہو سکتا ہے کہ خدااس کے بعد کوئی معاملہ ظاہر فرمادیں''۔

۲۔ مفتی تقی عثمانی صاحب کے نزدیک ٹیلی ویژن کی نشریات اگر منکرات (بے حیائی، دیوانگی، بے پردہ یا برھنہ عورتوں کا نظرآنااوراسی طرح کے دیگر اسباب) پر مبنی ہوں تواس صورت میں ٹیلی ویژن کا استعمال بلا شک وشبہہ حرام ہے (۱۲۶)، لیکن اگر ٹیلی ویژن کے پروگرام مذکورہ منکرات سے خالی ہوں تو کیا یہ بحیثیت تصویر دیکھتے ہوئے حرمت کے حکم میں ہیں یا نہیں۔ مصنف اس ضمن میں کسی حتمی رائے تک نہیں پہنچ سکے، جیسا کہ وہ اس سیاق میں لکھتے ہیں:

"فان لهذا العبد الضعيف، عفا الله عنه، فيه و قفة"۔ (۱۲۷)

''بہر حال اس کمزور بندے کے لیے اس بارے میں ابھی توقف ہے''۔

مزید بیان کرتے ہیں:

"ورحم الله امرأ هدانی للصواب فی ذلک"۔ (۱۲۸)

''اور اللہ اس بندے پر رحم کرے جو اس بارے میں صحیح بات کی طرف میری رہنمائی کرے''۔

۳۴۔امام مسلم کی باریک بینی اور احتیاط کی نشاندہی

بعض مقامات پر مفتی تقی عثمانی صاحب نے صحیح مسلم کی احادیث کی شرح کرتے ہوئے صاحبِ صحیح مسلم کی دقت نظری اور محتاط روش بھی بیان کی ہے۔ مثلاً

کتاب ''الجہاد والسیر'' باب ''غزوۃ خیبر'' کی حدیثِ مبارکہ:

"وحدثنی أبو الطاہر، أخبرنا ابن وهب، أخبرنی یونس، عن ابن شهاب، أخبرنی عبدالرحمن، ونسبه غیر ابن وهب، فقال: ابن عبد الله بن کعب بن مالک: أن سلمة بن الأکوع قال---"(۱۲۹)

کے خط کشیدہ الفاظ کے تحت صاحبِ تکملہ نے امام مسلم کی باریک نظری اور احتیاط پر مبنی روش کی طرف یوں اشارہ کیا ہے:

کان ابن وهب یرویه هکذا:"أخبرنی عبد الرحمن و عبد الله بن کعب الخ" کأن عبدالرحمن و عبد الله بن کعب کلیهما روياه عن سلمة، والصحيح مارواه غير ابن وهب:"أخبرنی عبد الرحمن بن عبد الله بن کعب بن مالک" وروى مسلم هذا الحديث عن ابن وهب، فاقتصر

على قوله:"عبد الرحمن" و حذف ما بعده من رواية ابن وهب، لكونه خطأ، وأتى بالصحيح من رواية غير ابن وهب، وهذا من دقة نظره، و وفور احتياطه رحمه الله تعالى۔ (۱۳۰)

''ابن وہب اس کو یوں روایت کرتے تھے: ''أخبرنی عبدالرحمٰن و عبداللہ بن کعب'' گویا عبدالرحمٰن اور عبداللہ بن کعب دونوں اس کو سلمہ سے روایت کرتے ہیں، اور صحیح وہ ہے جسے ابن وہب کے علاوہ نے روایت کیا: ''أخبرنی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک'' اور امام مسلم نے یہ حدیث ابن وہب سے روایت کی، پس انہوں نے ان کے قول ''عبدالرحمٰن'' پر اکتفا کیا اور اس کے بعد ابن وہب کی روایت کو حذف کر دیا، کیونکہ وہ غلط تھی، اور امام مسلم ابن وہب کی روایت کے علاوہ صحیح روایت لائے۔ اور یہ ان کی بڑی باریک نظری اور بہت زیادہ احتیاط ہے''۔

المختصر یہ کہ تکملہ فتح الملہم تعصب سے پاک شرح ہے۔ جلیل القدر ائمہ محققین نے بھی شرح ہذا کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب کی شرح تکملہ فتح الملہم کو شروح احادیث میں ایک خاص امتیازی حیثیت حاصل ہے کیونکہ اس میں پچھلی تمام شروح کے اہم مباحث کو نہایت انضباط اور اختصار و جامعیت کے ساتھ مرتب کرنے کے علاوہ موجودہ زمانہ کے جدید مسائل پر محققانہ بحث کی گئی ہے گویا جدید مسائل کی تحقیقات میں یہ شرح موجودہ دور کا انسائیکلوپیڈیا ہے اور اسے عصرِ حاضر میں صحیح مسلم کی سب سے عظیم شرح قرار دیا جانا بے جانہ ہوگا۔

متونِ احادیث کی لغوی تحقیق، رُواۃ کے تراجم اور جرح و تعدیل کا بیان، لطائف اسناد، مختلف احادیث کے مابین تطبیق، متونِ احادیث میں مذکور اعلام کا تذکرہ و تعارف، صحیح مسلم کی منفرد روایات کا ذکر، احادیثِ مبارکہ سے مسائل فقہیہ کا استنباط اور احادیثِ صحیح مسلم کے مختصر اجزاء کی دیگر روایات سے وضاحت مولانا تقی عثمانی کی اس شرح کے چند نمایاں مناہج ہیں۔

حوالہ جات وحواشی (Refences)

(۱) تقی عثمانی، محمد، مفتی، تکملہ فتح الملہم، مکتبہ دار العلوم کراچی، ۴۴۲ھ، ۵/۵۲۲-۵۲۴

Taqi Usmani, Muhammad, Mufti, Takmila Fatah al Mulhim, Maktaba Dar ul Uloom Karachi, 442h, 5/522-524

(۲) تکملہ، ۵/۵۲۲-۵۲۳؛ مزید دیکھئے: تکملہ، ۶/۵۴۹

Takmila, 5/522-523, see more: Takmila, 6/549

(۳) تکملہ، ۱/۴۸-۵۵ Takmila, 1/48-55

(۴) تکملہ، ۱/۴۸؛مزید دیکھئے: تکملہ، ۲/۱۱۲-۱۱۳

Takmila, 1/48, see more, Takmila, 2/112-113

(۵) تکملہ، ۱/۱۰۸-۱۱۰ Takmila, 1/108-110

(۶) تکملہ، ۱/۱۰۸-۱۰۹؛مزید دیکھئے: تکملہ، ۲/۶، ۱۲، ۴/۵۰۳-۵۰۴

Takmila, 1/108-109; see more: Takmila, 2/6, 12, 4/503-504

(۷) تکملہ، ۶/۱۹ Takmila, 6/19

(۸) تکملہ، ۶/۱۹؛مزید دیکھئے: تکملہ، ۶/۵۰۲ Takmila, 6/19; see more: Takmila, 6/502

(۹) تکملہ، ۱/۵۳، ۱۲۴، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۱۰، ۳۱۲، ۳۱۷، ۳۴۲، ۳۶۸، ۳۷۰، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۶، ۵۶۴، ۵۶۷، ۵۶۸، ۶۵۱، ۶۵۳، ۲/۶۶، ۳/۳۷۷-۳۷۸، ۴/۴۱۶، ۴۲۲، ۵/۳۸۳، ۴۸۹، ۴۹۵، ۶/۵۴۹، ۵۵۱، ۵۶۳

Takmila, 1/53, 124, 301, 302, 303, 310, 312, 317, 342, 368, 370, 448, 449, 450, 549, 550, 556, 564, 568, 651, 653, 2/66, 3/377-378, 4/416, 422, 5/383, 489, 495, 6/549, 551, 563

(۱۰) تکملہ، ۳/۳۶۴، ۳۶۵، ۶/۵۶۷ Takmila, 3/364, 365, 6/567

(۱۱) تکملہ، ۱/۱۲، ۳۲، ۳۷، ۳۹، ۶۹، ۲/۲۶، ۲۷۴ Takmila, 1/12, 32, 37, 39, 69, 2/26, 274

(۱۲) تکملہ، ۱/۵۱، ۵/۳۳۹ Takmila, 1/51, 5/339

(۱۳) تکملہ، ۱/۳۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۳/۳۳۳، ۳۴۲، ۴/۴۰۵، ۴۴۷، ۴۶۶، ۵/۲۰۰، ۲۵۵، ۲۸۷، ۴۸۵، ۶/۴۰۳، ۵۶۶

Takmila, 1/33, 64, 65, 66, 67, 3/333, 342, 4/405, 447, 466, 5/200, 255, 278, 285, 6/403, 566

(۱۴) تکملہ، ۱/۴۶، ۷۲، ۲/۲۱۰، ۲۴۱، ۲۹۲، ۲۹۸، ۳/۳۲۱، ۴/۴۱۲، ۴۵۱، ۴۶۲، ۴۶۷، ۴۶۹، ۴۷۶، ۴۸۶، ۵/۲۰۳، ۲۲۴، ۲۲۹، ۶/۵۵۲

Takmila, 1/46, 72, 2/210, 241, 292, 298, 3/321, 4/412, 451, 462, 467, 469, 476, 486, 5/203, 224, 229, 6/522

(۱۵) تکملہ، ۱/۵۸، ۶۹، ۲/۲۳۷، ۲۰۲، ۲۱۱، ۲۲۴، ۲۳۷، ۲۴۲، ۲۹۱، ۳/۳۰۷، ۳۲۰، ۳۷۰، ۴/۴۴۰، ۴۴۸، ۴۶۳، ۴۷۲، ۵/۲۲۹، ۲۴۰، ۴۶۵

Takmila, 1/57, 69, 2/237, 202, 211, 224, 237, 242, 291, 3/307, 320, 370, 4/440, 448, 463, 472, 5/229, 240, 265

(۱۶) تکملہ، ۱/۱۱۳_۱۱۶ Takmila, 1/113-116

(۱۷) تکملہ، ۱/۱۱۴ Takmila, 1/114

(۱۸) ایضاً؛اس منہج کے دیگر نظائر دیکھئے: تکملہ، ۴/۳۹۱، ۶/۳۷۶

Ibid, for more examples of this pattern: Takmila, 4/391, 6/376

(۱۹) امثلہ کے لیے دیکھئے: تکملہ، ۱/۲۵۲، ۲۵۳، ۶۲۶، ۲/۱۸۶_۱۹۴، ۳۸۳، ۳/۵۳_۵۴، ۱۳۲_۱۳۳، ۱۵۴، ۳/۶۴۸_۶۵۰، ۴/۱۱۱_۱۱۲، ۱۶۸_۱۶۹، ۲۲۸_۲۲۹، ۴۷۵_۴۷۷، ۵/۶۴_۶۸، ۴۶۹_۴۷۶

For examples see: Takmila, 1/252, 253, 626, 2/186-194, 383, 3/53-54, 132-133, 154, 3/648-650, 4/111-112, 168-169, 228-229, 475-477, 5/64-68, 469-476

(۲۰) اس منہج کی امثلہ کے لیے دیکھئے: تکملہ، ۱/۲۳۷، ۲/۹۷_۹۸، ۴۴۹، ۳/۳۵۸، ۵۰۲، ۴/۱۳۸، ۳۰۰_۳۰۵، ۵۲۹، ۵۵۵، ۶/۷۳_۸۴، ۳۶۰

For more examples of this pattern see: Takmila,1/237, 2/97-98, 449, 3/358, 502, 4.138, 300-305, 529, 555, 6/73-84, 360

(۲۱) اس منہج کی دیگر امثلہ کے لیے دیکھئے: تکملہ، ۲/۹۹_۱۰۰، ۲۰۷_۲۰۸، ۳۵۵، ۳۸۱، ۳/۳۵۷، ۴/۵۰۷_۵۰۸، ۳/۱۵۴

For more examples of this pattern see: Takmila,2/99-100, 207-208, 355, 381, 3/357, 4/507-508, 3/154

(۲۲) امثلہ کے لئے دیکھیں، تکملہ، ۱/۴۰۵، ۶۰۱، ۶۴۶، ۲/۱۵۷، ۱۵۸، ۶۰۴_۶۰۶، ۳/۳۲۰، ۴/۲۴۰، ۳۳۲، ۵/۴۷۴، ۶/۴۲۰

For examples see: Takmila, 1/405, 601, 646, 2/157, 158, 604-606, 3/320, 4/240, 332, 5/474, 6/420

(۲۳) امثلہ کے لئے دیکھیں، تکملہ، ۱/۱۹۹_۲۰۰، ۲/۷۳، ۹۰، ۳/۳۱۴، ۳۷۲، ۴/۵۳۲، ۵/۱۸۸، ۶/۴۴۶

For examples see: Takmila,1/199-200, 2/73, 09, 3/314, 372, 4/532, 5/188, 6/446

(۲۴) چند نظائر ملاحظہ کیجئے، تکملہ، ۱/۴۴۴، ۶۴۴، ۲/۴۹، ۲۰۹_۲۱۰، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳/۶۹، ۳۳۸، ۴۲۱، ۴/۴۷۱، ۵/۴۴۷، ۴۴۸، ۶/۵۱۰

See some examples: Takmila,1/444, 644, 2/49, 209-210, 393, 394, 3/69, 338, 421, 4/471, 5/447, 448, 6/510

(۲۵) تکملہ، ۱/۴۰۳، ۵۵۸ Takmila, 1/403, 558

(۲۶) تکملہ، ۱/۸۲،۱۸۰، ۲/۲۴۴،۲۹۵،۳۹۵، ۳/۴۲،۴۸۷، ۴/۵۸،۱۸۵، ۵/۶۰۱، ۶/۶۲

Takmila, 1/82, 180, 2/244, 295, 395, 3/42, 487, 4/58, 185, 5/601, 6/62

(۲۷) تکملہ، ۱/۳۵۵،۴۱۷، ۲/۳۶۸،۶۳۲، ۳/۱۲۴،۱۷۲،۲۷۰، ۴/۳۲۴،۴۱۴، ۵/۶۱۸، ۶/۵۱۷

Takmila, 1/355, 417, 2/368, 632, 3/124, 172, 270, 4/324, 414, 5/618, 6/517

(۲۸) تکملہ، ۱/۳۳،۳۲۱، ۳/۳۴۵، ۴/۴۳۰،۴۴۰،۴۸۰

Takmila, 1/33, 321, 3/345, 4/430, 440, 480

(۲۹) تکملہ، ۲/۲۷۲،۲۷۳، ۴/۲۲،۲۶،۳۹۲

Takmila, 2/272, 273, 4/22, 26, 392

(۳۰) تکملہ، ۱/۳۵۵،۳۶۰،۴۵۳، ۲/۴۹۷، ۳/۶۳، ۴/۴۳۳

Takmila, 1/355, 360, 453, 2/497, 3/63, 4/433

(۳۱) تکملہ، ۱/۵۳۹، ۲/۳۷۸، ۳/۱۳۱، ۴/۲، ۵/۵۴۰، ۶/۴۸۵

Takmila, 1/539, 2/378, 3/131, 4/2, 5/540, 6/485

(۳۲) تکملہ، ۱/۲۶۲،۳۲۱، ۲/۲۴۴،۵۲۰، ۳/۱۵۸،۱۷۲، ۴/۳۷۳، ۵/۲۵۵،۳۴۰

Takmila, 1/262, 321, 2/244, 520, 3/158, 172, 4/373, 5/255, 340

(۳۳) تکملہ، ۱/۴۰۶،۴۳۱، ۳/۵۸۴، ۴/۴۳۵،۵۶۲، ۵/۳۳۲، ۶/۳۸۶

Takmila, 1/406, 431, 3/584, 4/435, 562, 5/332, 6/386

(۳۴) تکملہ، ۱/۱۹۲،۴۲۳، ۲/۲۳۹، ۳/۲۳۰،۴۵۰، ۴/۴۴۲،۴۴۵، ۶/۲۳۱

Takmila, 1/192, 423, 2/239, 3/230, 450, 4/442, 445, 6/231

(۳۵) تکملہ، ۱/۳۹۶،۵۶۱_۵۶۲، ۲/۵۱۹، ۳/۱۷۵،۵۸۷،۵۹۱، ۶/۲۲

Takmila, 1/396, 561-562, 2/519, 3/175, 587, 591, 6/22

(۳۶) تکملہ، ۱/۶۱۳، ۲/۴۰۹، ۳/۸۷، ۴/۹۰

Takmila, 1/613, 2/409, 3/87, 4/90

(۳۷) تکملہ، ۴/۴۴۷، ۵/۱۰۹، ۶/۳۶۸

Takmila, 4/447, 5/109, 6/368

(۳۸) تکملہ، ۵/۳۹۶،۵۵۶، ۶/۳۵۷،۵۰۶

Takmila,5/396, 556, 6/357, 506

(۳۹) تکملہ، ۲/۴۸۷_۴۸۸، ۳/۲۳۹،۲۴۰،۵۹۸، ۵/۲۷۱،۲۹۵

Takmila,2/487-488, 3/239, 240, 598, 5/271, 295

(۴۰) تکملہ، ۱/۱۶۶،۱۸۹، ۲/۱،۳۴۲، ۳/۵۳۴، ۴/۳۹۵، ۵/۴۴،۱۲۶، ۶/۲۶۶،۳۵۲

Takmila,1/166, 189, 2/1, 342, 3/534, 4/395, 5/44, 126, 6/266, 352

(۴۱) تکملہ، ۱/۴۲، ۲/۵۲۰، ۵/۱۷۱، ۴۰۵ Takmila,1/42, 2/520, 5/171, 405

(۴۲) تکملہ، ۴/۵۵۶، ۵/۳۴۹، ۴۰۳، ۴۸۸، ۵۷۱ Takmila,4/556, 5/349, 403, 488, 571

(۴۳) تکملہ، ۱/۱۸۷، ۳/۱۸۲، ۵۹۱، ۶۶۱، ۴/۱۳۳، ۳۶۵، ۶/۴۰۸

Takmila,1/187, 3/182, 591, 661, 4/133, 365, 6/408

(۴۴) تکملہ، ۱/۳۸۶، ۵۳۶، ۲/۱۹۴، ۳۶۸، ۳/۴۲۰، ۶۵۸، ۴/۱۹۰، ۵/۱۸، ۶/۳۹۸

Takmila,1/386, 536, 2/194, 368, 3/420, 658, 4/190, 5/18, 6/398

(۴۵) تکملہ، ۱/۹۔۱۴ Takmila,1/9-14

(۴۶) تکملہ، ۱/۱۲۹۔۱۳۴ Takmila,1/129-134

(۴۷) تکملہ، ۱/۲۳۴ Takmila,1/234

(۴۸) تکملہ، ۱/۲۶۲۔۲۷۲ Takmila, 1/262-272

(۴۹) تکملہ، ۱/۳۰۰۔۳۱۳ Takmila,1/300-313

(۵۰) تکملہ، ۲/۱۔۹ Takmila,2/1-9

(۵۱) تکملہ، ۲/۲۵۹۔۲۶۸ Takmila,2/259-268

(۵۲) تکملہ، ۲/۵۴۰۔۵۴۶ Takmila,2/540-546

(۵۳) تکملہ، ۳/۳۔۱۴ Takmila,3/3-14

(۵۴) تکملہ، ۳/۲۷۰۔۲۷۷ Takmila,3/270-277

(۵۵) تکملہ، ۳/۵۴۴۔۵۴۷ Takmila,3/544-547

(۵۶) تکملہ، ۴/۸۷۔۸۹ Takmila,4/87-89

(۵۷) تکملہ، ۴/۲۹۲۔۲۹۴ Takmila,4/292-294

(۵۸) تکملہ، ۵/۵۸۔۶۳ Takmila,5/58-63

(۵۹) تکملہ، ۶/۴۲۷۔۴۲۹ Takmila,6/427-429

(۶۰) تکملہ، ۶/۵۳۴۔۵۳۶ Takmila,6/534-536

(۶۱) تکملہ، ۴/۲۰۴ Takmila,4/204

(۶۲) تکملہ، ۳۹۱/۴ Takmila,4/391

(۶۳) تکملہ، ۴۱۰/۴ Takmila,4/410

(۶۴) تکملہ، ۴۲۱/۴ Takmila,4/421

(۶۵) تکملہ، ۴۳۷/۴ Takmila,4/437

(۶۶) تکملہ، ۴۷۱/۴ Takmila,4/471

(۶۷) تکملہ، ۳۲۶/۵ Takmila,5/326

(۶۸) تکملہ، ۵۱۳/۵ Takmila,5/513

(۶۹) تکملہ، ۵۳۱/۵ Takmila,5/531

(۷۰) تکملہ، ۳/۶ Takmila,6/3

(۷۱) تکملہ، ۹۳/۶ Takmila,6/93

(۷۲) تکملہ، ۱۱۰/۶ Takmila,6/110

(۷۳) تکملہ، ۱۷۱/۶ Takmila,6/171

(۷۴) تکملہ، ۱/۹؛ابن الھمام، محمد بن عبد الواحد، کمال الدین، فتح القدیر، کتاب الرضاع، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۲ھ، ۴۱۸/۳؛ دیگر امثلہ کے لیے دیکھیے، تکملہ ۲/۱، ۴۰۶

Takmila,1/9; Ibn ul Hamam, Muhammad Bin Abdul Wahid, Kamal ul Din, Fatah ul Qadeer, Kitab-ul-Rizaa, Dar ul Kutub ul ilmiya, Bairoot, Labnan, Edition 1st, 1422h, 3/418, For more examples see: Takmila, 2/1, 406

(۷۵) تکملہ، ۵۹۳/۳-۵۹۶ Takmila, 3/593-596

(۷۶) تکملہ، ۵۹۶/۳؛مزید دیکھیں، تکملہ، ۹۶/۶ Takmila, 3/596, See more: Takmila, 6/96

(۷۷) تکملہ، ۴۹/۲ Takmila, 2/49

(۷۸) تکملہ، ۶۶۲/۳ Takmila, 3/662

(۷۹) تکملہ، ۳۹۰/۴ Takmila,4/390

(۸۰) تکملہ، ۴۳۶/۴ Takmila,4/436

(۸۱) دیکھئے، مسئلۃ المقدار المحرم من الرضاع، تکملہ، ۳۶۔۳۸؛ مسئلہ رضاع الکبیر، تکملہ، ۱/۴۷۔۵۲؛ مسئلۃ بیع المزایدۃ، تکملہ، ۱/۳۲۴۔۳۲۶ اور مسئلہ اجارۃ الارض، تکملہ، ۱/۴۳۳۔۴۳۵

See: Maslat ul Miqdar ul Muharam min al-Rizaa, Takmila,1/ 36-38; Masla Rizaa al kabeer, Takmila, 1/47-52; Masla Bee ul Muzayida, Takmila, 1/324-326, Masla Ijarat ul Araz, Takmila, 1/433-435

(۸۲) مسئلۃ اثبات النسب من الأمۃ، تکملہ، ۱/۷۳۔۷۸؛ مسئلۃ ثبوت النسب بالقیافۃ، تکملہ، ۱/۸۶۔۸۹؛ مسئلۃ النفقۃ والسکنی للمبتوتۃ، تکملہ، ۱/۲۰۲۔۲۰۷ اور مسئلۃ خروج المعتدۃ بالنھار، تکملہ، ۱/۲۱۸۔۲۱۹ میں اس منہج کے نظائر ملتے ہیں۔

For more examples of this pattern see: Masla Isbat ul Nasab min al Amati, Takmila, 1/73-78; Masla Saboot ul Nasab bil Qiyafa, Takmila, 1/86-89; Masla al Nafaqa wal Sukna lil Mabtota, Takmila, 1/202-207 and Masla Kharooj ul Mutadati Bil-Nihar, Takmila, 1/218-219 .

(۸۳) خمر کی تعریف (تکملہ، ۱/۵۵۰۔۵۵۱) اور معینہ فلوس کو تفاضل کے ساتھ بیچنے کے مسئلہ (تکملہ ۱/۵۵۸۔۵۵۹) میں صاحب تکملہ نے فقہائے احناف کا مفتی بہ قول ذکر کیا ہے۔

Taqi Usmani has mentioned the preferred juristic ruling of hanafiyyah in the definition of wine (Takmila, 1/550-551) and in exchange or sale of same coins with more price (Takmila, 1/558-559)

(۸۴) دیکھئے: مسئلہ لبن الفحل، تکملہ، ۱/۲۵۔۲۶

See: Masla labin ul Fakhal, Takmila, 1/ 25-26

(۸۵) تلقی البیوع (تکملہ، ۱/۳۳۰۔۳۳۱) اور بیع الحاضر للبادی (تکملہ، ۱/۳۳۵۔۳۳۶) کے جواز میں صاحب تکملہ نے امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب غلط آراء کی تردید کی ہے۔

Taqi Usmani has rejected misperceptions against Abu Hanifa in the justification of Talaqi ul Bayooh (Takmila, 1/330-331) and Bee ul Hazir lil Mubadee (Takmila, 1/335-336)

(۸۶) تفصیل کیلئے دیکھئے، مسئلہ ثبوت خیار المجلس للمتبایعین، تکملہ، ۱/۳۶۷۔۳۷۴

For detail see, Masla Saboot Khiyar ul Majlis lil Mutatabaeen, Takmila, 1/367-374

(۸۷) تکملہ، ۱/۲۶ Takmila, 1/26

(۸۸) ایضاً Ibid

(۸۹) تکملہ، ۱/۵۰۶ Takmila, 1/506

(۹۰) تکملہ، ۱/۵۰۶؛ احمد بن حنبل، مسند الامام احمد بن حنبل، دار احیاء التراث العربی، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۱۴ھ، حدیث أبی قتادہ الأنصاری رضی اللہ عنہ، (۲۲۱۱۷)، ۶/۴۱۹؛ مزید امثلہ کے لیے دیکھیں، تکملہ، ۲/۳۰۵-۳۰۶، ۴/۳۱۰، ۶/۲۲۵

Takmila, 1/506; Ahmad bin Hanbal, Musnad al Imam Ahmad bin Hanbal, Dar ul ahya al Turaas ul Arabi, Edition 2nd, 1414h, Hadith Abi Qatada al-Ansari r.a, (22117), 6/419; For more examples see, Takmila, 2/305-306, 4/310, 6/225

(۹۱) تکملہ، ۵/۲۷۸-۲۷۹ Takmila, 5/278-279

(۹۲) تکملہ، ۵/۲۷۹؛ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، صحیح البخاری، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۱۹ھ، کتاب مناقب الأنصار، باب: قول النبی ﷺ: "اقبلوا من محسنھم وتجاوزوا عن مسیئھم"، (۳۷۹۹)؛ مزید دیکھئے تکملہ، ۶/۴۹۳-۴۹۴

Takmila, 5/279; Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Abu Abdullah, Sahih al Bukhari, Dar ul Salam lil Nashar wal-Tozeeh, Al-Riyaz, Edition 2nd, 1419h, Kitab Manaqib ul Ansaar, Bab: Qool ul Nabi s.a.w "Aqbaloo min mohsanihim wa tajawazoo un museeheem'', (3799); See more, Takmila, 6/493-494

(۹۳) تکملہ، ۳/۴۴۵-۴۴۸ Takmila, 3/445-448

(۹۴) تکملہ، ۳/۴۴۶؛ بدر الدین العینی، محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، دار الفکر للطباعۃ للنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، ۲۰۰۵ئ، کتاب بدء الوحی، باب: کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۴۸-۴۹؛ قاضی عیاض، عیاض بن موسی الیحصبی، ابو الفضل، شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض المسمی اکمال المعلم بفوائد مسلم، دار الوفاء للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولی، ۱۴۰۶ھ، کتاب الامارۃ، باب: قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: "انما الأعمال بالنیات"، ۶/۳۳۲

Takmila, 3/446; Badar ul Din Al-Aini, Mehmood Bin Ahmad, Umda tul Qari Sharah Saheeh al Bukhari, Dar ul Fikr lil tabaat wal nashar wal tozeeh, Bairoot, Labnan, 2005h, Kitab Bad ul Wahi, bab: Kaifa Kana Bad ul Wahi ela Rasool Ullah s.a.w, 1/48-49; Qazi Ayaz, Ayaz bin Musa al Yahsabi, abu al Fazl, Sharah Sahi Muslim lil Qazi Ayaz al musama Ikmal ul ilm bi Fawad e Muslim, Dar ul Wafa lil tabaat wal nashar wal tozeeh , Edition 1st, 1406h, Kitab ul Amarah, Bab: Qoolho s.a.w: Innamal aamalu Bilniyat, 6/332

(۹۵) تکملہ، ۴/۳۸۷-۳۸۸ Takmila, 4/387-388

(۹۶) تکملہ، ۴/۳۸۸؛ مزید دیکھئے، تکملہ، ۶/۹۳-۹۴ Takmila, 4/388; See more, Takmila, 6/93-94

(۹۷) تکملہ، ۶/۲۷۶ Takmila, 6/276

(۹۸) ایضاً، مزید دیکھئے، تکملہ، ۳/۳۹۴-۳۹۵ Ibid, See more, Takmila, 3/394-395

(۹۹) تکملہ، ۱/۱۲۶-۱۲۷ Takmila, 1/126-127

(۱۰۰) تکملہ، ۱/۱۲۶؛ مزید دیکھئے: تکملہ، ۲/۴۸ Takmila, 1/126; see more; Takmila, 2/48

(۱۰۱) تکملہ، ۱/۱۳؛ الطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الصغیر، المکتبۃ العربیۃ، السعودیۃ، ۱۳۸۸ھ، ۱/۵۲

Takmila, 1/13, Al-Tibrani, Suleman Bin Ahmad Bin Ayub, Al-Muajim ul Sagheer, Al-Maktaba ul Arabia, Al-Saudia, 1388h, 1/52

(۱۰۲) تکملہ، ۱/۱۳؛ البزار، احمد بن عمرو بن عبد الخالق، البحر الزّخار المعروف مسند البزار، تحقیق، صبری بن عبد الخالق الشافعی، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۳۰ھ، ۱۸/۱۰۳

Takmila, 1/13; Al-Bazar, Ahmad Bin Amar Bin Abdul Khaliq, Al-Bahar ul Zukhar Al-maroof Musnad al Bazar, Tehqeeq, Sabri Bin Abdul Khaliq Al-Shafi, Maktaba tul Aloom wal Hikm, Al-Madina tul Munawara, Edition 1st, 1430h, 18/103

(۱۰۳) تکملہ، ۱/۱۳، الہیثمی، علی بن أبی بکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۴ھ، کتاب النکاح، باب: فی الرضاع، (۷۳۷۲)، ۴/۲۶۲

Takmila, 1/13, Al-Haisme, Ali Bin Abu Bakar, Majma ul Zawaid wa Manba ul Fawaid, Dar ul Fikr lil tabaat wal nashar wal tozeeh, 1414h, Kitab ul Nikah, Bab: Fi Rizaa (7372), 4/262

(۱۰۴) تکملہ، ۱/۱۳ Takmila, 1/13

(۱۰۵) تکملہ، ۱/۱۳؛ الطبرانی، سلیمان بن أحمد بن أیوب، المعجم الأوسط، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، عمان، اردن، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۰ھ، (۶۵)، ۱/۳۱-۳۲

Takmila, 1/13; Al-Tibrani, Suleman Bin Ahmad Bin Ayub, Al-Muajim ul osat, Dar ul Fikar lil tabaat wal nashar wal tozeeh, Amman, Urdan, Edition 1st, 1420h, (65), 1/31-32

(۱۰۶) تکملہ، ۱/۱۳؛ مجمع الزوائد، کتاب النکاح، باب: فی الرضاع، ۴/۴۸۲؛ تکملہ، ۱/۳۸۲

Takmila, 1/13; Majma al Zawaid, Kitab ul Nikah, Bab: fi Rizaa, 4/482

(۱۰۷) تکملہ، ۳/۴۷۴-۴۷۵ Takmila, 3/474-475

(۱۰۸) تکملہ، ۳/۴۷۵ Takmila, 3/475

(۱۰۹) تکملہ، ۱/۲۷۲ Takmila, 1/272

(۱۱۰) تکملہ، ۱/۲۹۰ Takmila, 1/290

(۱۱۱) تکملہ، ۲/۴۵۷-۴۶۰ Takmila, 2/457-460

(۱۱۲) تکملہ، ۲/۴۶۰ Takmila, 2/460

(۱۱۳) تکملہ، ۳/۲۴۹ Takmila, 3/249

(۱۱۴) تکملہ، ایضاً؛ صحیح مسلم بشرح النووی، کتاب الجہاد والسیر، باب: غزوۃ النساء مع الرجال، ۱۲/۱۸۸

Takmila, Ibid, Sahih Muslim bi Sharahi al Navvi, Kitab ul Jihad wal-Siyar, Bab: Ghazwa tu Nisa Maa al Rijal, 12/188

(۱۱۵) تکملہ، ۱/۱۶۴-۱۶۸ Takmila, 1/164-168

(۱۱۶) تکملہ، ۱/۱۶۹ Takmila, 1/169

(۱۱۷) کتاب "التوبۃ" باب "حدیث توبۃ کعب بن مالک وصاحبیہ" کی حدیثِ مبارکہ کی شرح میں (تکملہ، ۶/۵۷-۵۸) تقی صاحب نے ایسا اسلوب اختیار کیا ہے۔ عربی عبارت کی طوالت اور مضمون کی ضخامت کے پیش نظر مثال نقل نہیں کی گئی۔

Taqi Usmai has adopted this pattern in the explanation of Hadith Kitab ul Toba, Bab Hadith Toba Kaab bin Malik wa Sahibihe (Takmila, 6/57-58). The example has not mentioned here because of having lengthy of Arabic text and article.

(۱۱۸) تکملہ، ۱/۵۶۰؛ ابن عابدین، رد المحتار علی الدر المختار، مکتبۃ رشیدیۃ، سر کی روڈ، کوئٹہ، س۔ن، کتاب الطھارۃ، مطلب: فی احکام الدباغۃ، ۱/۳۹۹؛ مزید دیکھئے، تکملہ ۱/۱۶-۱۷

Takmila, 1/560; Ibn e Abideen, Rad ul Mukhtar aalal Durul Mukhtar, Maktaba Rasheedia, Sirki Road, Quetta, No year, Kitab ul Taharat, Matlab: fi Akham il Dibagha, 1/399; see more, Takmila, 1/16-17

(۱۱۹) تکملہ، ۵/۲۶۵؛ مزید دیکھئے، تکملہ، ۱/۴۵۷

Takmila,5/265; see more : Takmila, 1/457

(۱۲۰) تکملہ، ۲/۲۳۴ Takmila,2/234

(۱۲۱) تکملہ، ۲/۱۱۴-۱۱۵ Takmila, 2/114-115

(۱۲۲) تکملہ، ۲/۱۱۵؛ مزید دیکھئے، تکملہ، ۲/۲۱۷-۲۱۸

Takmila, 2/115, see more, Takmila, 2/217-218

(۱۲۳) تکملہ، ۱/۲۶۰؛ مزید نظائر دیکھئے، تکملہ، ۳/۲۲۲، ۴/۴۴۹، ۵/۳۶۱، ۶/۳۵۵

Takmila,1/260; see more examples, Takmila, 3/222, 4/449, 5/361, 6/355

(۱۲۴) تکملہ، ۳/۶ Takmila,3/6

(۱۲۵) تکملہ، ۱/۳۶۶ Takmila,1/366

(۱۲۶) تکملہ، ۴/۱۶۴ Takmila,4/164

(۱۲۷) تکملہ، ایضاً Takmila, ibid

(۱۲۸) تکملہ، ۴/۱۶۵ Takmila,4/165

(۱۲۹) تکملہ، ۳/۲۲۳۔۲۲۴ Takmila,3/223-224

(۱۳۰) ایضاً Ibid